بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

سیدنا حضرت شعیب علیہ السلام کا قصہ

پچھلے قصوں پر ایک نظر

آپ نے سیدنا حضرت ابراہیم اور سیدنا حضرت یوسف علیہم السلام کا قصہ پڑھا۔ اور آپ نے سیدنا نوح اور سیدنا ہود علیہم السلام کا قصہ پڑھا۔ آپ نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ خاصی طوالت اور تفصیل کے ساتھ پڑھا ہے۔

یہ تمام قصے آپ نے بڑے ذوق و شوق اور دلچسپی اور عظمت سے پڑھے۔ ان قصوں نے آپ کے دلوں میں پیار سے اور متاثر کن قصوں کی جگہ بنائی اور آپ کے ذہن نے انہیں محفوظ رکھا اور آپ کی زبانوں نے اُن سے لذت حاصل کی۔

اور لوگوں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے چھوٹے بھائیوں کو یہ بیان کر رہے ہیں اور یہ بھی دیکھا کہ آپ اپنے والدین اور بڑے بھائیوں سے اس کا بار بار تذکرہ کر رہے ہیں اور اس کا بار بار تذکرہ کرنے میں آپ کو سرور آتا ہے اور آپ مزے لے لے کر ذکر کرتے ہیں اور ان قصوں کو بیان کرنے میں آپ کی طبیعت جوش مارتی ہے۔

تحقیق

اِجْلَالٌ وَتَقْدِيْرٌ عزت و احترام — آثِيْرَةٌ مؤثر ، اثر انداز

وَوَعَتْهَا : وَعٰى يَعِيْ وَعْيًا (ض) یاد کر لینا (لفیف مفروق)

وَذَلَّتْ : ذَلَّ يَذِلُّ ذُلًّا (ض) آسانی سے تابع ہونا (مضاعف)

اَلْسِنَتُكُمْ : لِسَانٌ (ج) اَلْسِنَةٌ زبان

وَتُرَدِّدُوْنَهَا : رَدَّدَ يُرَدِّدُ تَرْدِيْدًا (تفعیل) (مضاعف ثلاثی)

وَتَتَذَوَّقُوْنَهَا : تَذَوَّقَ يَتَذَوَّقُ تَذَوُّقًا (تفعیل) مزہ محسوس کرنا (اجوف واوی)

تَتَحَمَّسُوْنَ : تَحَمَّسَ يَتَحَمَّسُ تَحَمُّسًا (تفعّل) جوش مارنا (صحیح)

دوسرا سبق

حق اور باطل کے درمیان کشمکش کا قصہ

اور یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے کہ یہ قصے دلچسپ اور جوشیلے ہیں اور یہ حق اور باطل، علم اور جہالت، نور اور تاریکی، انسانیت اور حیوانیت اور یقین اور گمان کے درمیان کشمکش کی کہانی ہے۔ پھر یہ قصے تو باطل پر حق کے، جہالت پر علم کے، طاقتور پر کمزور کے اور زیادہ لوگوں پر تھوڑے لوگوں کے غالب آنے کی کہانی ہے۔

یہ ایسی کہانی ہے جس میں علم اور حکمت ہے اور وعظ و نصیحت کی باتیں ہیں اور اللہ ربُّ العزت نے سچ فرمایا۔ تحقیق ان قصوں میں (انبیاء کرام و امم سابقین کے قصوں میں) عقلمند لوگوں کے لئے بڑی عبرت ہے۔ یہ (قرآن کریم) کوئی اپنی طرف سے گھڑا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ یہ تصدیق کرنے والا ہے۔ ان کی پچھلی کتابوں کی جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں اور ہر بات کی تفصیل کرنے والا ہے۔

www.Bhalli.Info

مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

غَرَابَةٌ	(تعجب)	مَتِیْرَةٌ	(موسیقی)
صِرَاعٌ	(کشمکش)	وَحْشِیَّةٌ	(درندگی، حیوانیت)
تَخْمِیْنَةٌ	(اندازہ، تخمینہ)	اِنْتِصَارٌ	(غلبہ)

اَلْاَلْبَابُ : لُبٌّ (ج) اَلْبَابٌ (عقل و خرد)

تیسرا سبق

ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھیجا۔

نبیوں کے قصوں میں سے جو ہم نے آپ کو بتائے ہیں وہ سارے کے سارے بیان نہیں کئے جو قرآن مجید میں موجود ہیں بلکہ اُن کے علاوہ قرآن مجید میں اور بھی قصے ہیں۔ اس میں اللہ تعالے کے نبی حضرت شعیب علیہ السلام کا قصہ ہے کہ جن کو اللہ تعالے نے مدین اور ایکہ والوں کی طرف بھیجا۔ وہ تاجر لوگ تھے اور وہ بحرِ احمر کے ساحل پر یمن اور شام کے درمیان، مصر اور عراق کے درمیان بڑی تجارتی شاہراہ پر تھے۔

وہ اللہ تعالے کے ساتھ اوروں کو شریک ٹھہراتے تھے جس طرح کہ ہر

زمانے میں انبیاء کی امتوں نے کیا، بلکہ انہوں نے اس پر اور زیادتی کی وہ ترازو اور وزن میں کمی کرتے اور وزن میں کم تولتے اور قافلوں والوں کو چھیڑنے آجاتے۔ ان کو دھمکاتے اور ڈراتے اور زمین میں فساد پھیلاتے، ان امیروں اور طاقتوروں کی طرح جو نہ تو حساب کتاب کی امید رکھتے ہیں اور نہ ہی عذاب سے ڈرتے ہیں۔

بس اللہ تعالے نے ان کی طرف اپنے رسول حضرت شعیبؑ کو بھیجا۔ وہ انہیں دعوت دیتے تھے اور اُن کو ڈراتے اور اُن سے کہتے۔ اے میری قوم! تم اللہ تعالے کی عبادت کرو، تمہارے لئے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور تم لوگ ناپ تول میں کمی نہیں کیا کرو۔ میں تمہیں آسودہ حال میں دیکھتا ہوں اور مجھے تم پر ایسے دن کے عذاب کا ڈر ہے جو مختلف مصیبتوں کا جامع ہوگا۔

اور اے میری قوم! تم ناپ تول پوری طرح کیا کرو اور لوگوں کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور زمین میں فسادیوں کی طرح مت نکلو۔

صَرفی ولغوی تحقیق

حَکَیْنَاهُ : حَکٰی یَحْکِیْ حِکَایَةٌ (ض) بیان کرنا (ہم نے بیان کیا)

الْاَیْکَة : اَیْکَةٌ (ج) اَیْكٌ جنگل، جھاڑی

سِلْعَةٌ : سِلْعَةٌ (ج) سِلَعٌ سرمایہ، متاع

اَلْجَادَّةُ : جَادَّةٌ (ج) جَوَادٌّ شاہراہ

المِکْیَال : مِکْیَالٌ (ج) مَکَایِیْلُ پیمانہ

اَلْمِیْزَانُ : مِیْزَانٌ (ج) مَوَازِیْنُ ترازو

www.Bhalli.Info

يُطَفِّفُوْنَ: طَفَّفَ يُطَفِّفُ تَطْفِيْفًا (تفعیل) کم ناپنا (مضاعف)

فَيَتَوَعَّدُوْنَهَا: تَوَعَّدَ يَتَوَعَّدُ تَوَعُّدًا (تفعّل) دھمکانا (مثال واوی)

بِالْقِسْطِ: (ج) قِسْطٌ برابر سرابر

وَلَا تَبْخَسُوْا: بَخَسَ يَبْخَسُ بَخْسًا (ف) گھٹانا (صحیح)

وَلَا تَعْثَوْا: عَاثَ يَعِيْثُ عَيْثًا (ض) پھیلانا (ناقص یائی)

چوتھا سبق

حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت

(حضرت شعیبؑ اُن سے تفصیل گفتگو کرتے اور اُن کے اندر جو مال کی محبت اور زیادتی کی گرہ تھی اس کو کھول دیتے اور فرماتے، بیشک تمہارے لئے وہ نفع جو تمہیں صحیح تول اور ناپ سے ملے، وہ بہتر ہے اس نفع سے جو لوگوں کا مال ظلم اور خیانت سے لیا جائے اور جب تم اپنی اپنی زندگیوں اور ان لوگوں کی زندگیوں پر غور کروگے، جنھوں نے مال جمع کیا تو تمہیں پتہ چل جائیگا۔ کہ جو کچھ انہوں نے کمایا ہے، ہیرا پھیری کرکے اور کم تول کرکے اور خیانت سے اس کا انجام بھی بے برکت، ضیاع، فساد یا مصیبت کی شکل میں نکلا۔ یا تو وہ چوری ہوگیا، یا لوٹ لیا گیا، یا اس جگہ پر خرچ کیا گیا جس پر اللہ تعالےٰ کی رضامندی نہ ہو۔ یا اس مال پر ایسے شخص کو مسلط کردیا گیا جس نے اُسے ضائع کردیا اور بے کار کردیا اور وہ مال جو تھوڑا ہو اور نفع دے اس مال سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور نفع نہ

ہے: آپ فرما دیجئے: ناپاک اور پاک برابر نہیں اگرچہ ناپاک کی کثرت آپ کو تعجب میں ڈال دے۔

اور تمہارے لئے میری نصیحت خالص اور مخلصانہ ہے اور اللہ تعالےٰ اکیلا ہی تمہارا نگہبان ہے۔ وہ اُن سے نرمی، حکمت، علم اور بصیرت سے کہتے۔ اللہ کا دیا جو کچھ مال (حلال مال) بچ جائے وہ تمہارے لئے اس حرام کی کمائی سے بہت زیادہ بہتر ہے اگر تم اس کو یقین جانو، اور میں تمہارے اُوپر نگہبان تو نہیں ہوں۔

صرفی لغوی تحقیق

اَلرِّبْحُ: رِبْحٌ (ج) اَرْبَاحٌ نفع | عُقْدَةٌ: (ج) عُقَدٌ (گرہ)

وَيَبْسُطُ: بَسَطَ يَبْسُطُ بَسْطًا (ن) تفصیل گفتگو کرنا (صحیح)

يَفْضُلُ: فَضَلَ يَفْضُلُ فَضْلًا (ن) زائد ہونا (صحیح)

اَلْكَيْلُ: كَالَ يَكِيْلُ كَيْلًا (ض) ناپنا (اجوف یائی)

وَالْمِيْزَانُ: وَزَنَ يَزِنُ وَزْنًا (ض) تولنا (مثال واوی)

اَشْتَرُوْا: اَشْتَرٰى يَشْتَرِيْ اِشْتِرَاءً (افتعال) الدار ہونا (ناقص یائی)

نَهَبَ: نَهَبَ يَنْهَبُ نَهْبًا (ف) چھیننا، لوٹنا (صحیح)

اَلتَّلَفُ: اَتْلَفَ يُتْلِفُ اِتْلَافًا (افعال) برباد کرنا (صحیح)

وَعَبَثَ: عَبِثَ يَعْبَثُ عَبْثًا (س) بے فائدہ کام کرنا (صحیح)

لَا يَسْتَوِيْ: اِسْتَوٰى يَسْتَوِيْ اِسْتِوَاءً (استفعال) برابر ہونا (لفیف مقرون)

خَبِيْثٌ (ناپاک، حرام) | طَيِّبٌ پاک وحلال

www.Bhalli.info

پانچواں سبق

شفیق والد اور حکیم اور معلم

اور طریقے طریقے سے اُن سے بات کرتے اور طرح طرح کی طریقوں سے مہربان والد اور عقلمند اُستاد کی طرح ان کو نصیحت کرتے اور کہتے :۔

اَے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی آگئی ہے بس تم ناپ اور تول پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو، اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ (زمین) کی درستگی کے بعد یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم مانتے ہو، تم راستوں پر، اللہ تعالے پر ایمان لانے والوں کو دھمکیاں اور اللہ کے راستے سے روکنے اور اس میں عیب تلاش کرنے کے لئے مت بیٹھا کرو، یاد کرو اس وقت کو جب تم کم تھے بس تم کو زیادہ کردیا، اللہ تعالے نے اور دیکھو کہ فساد مچانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

صرفی ولغوی تحقیق

وَیَتَنَوَّعُ : تَنَوَّعَ یَتَنَوَّعُ تَنَوُّعًا (تفعّل) طرح طرح سے کرنا (اجوف واوی)

وَیَتَفَنَّنُ : تَفَنَّنَ یَتَفَنَّنُ تَفَنُّنًا (تفعّل) مختلف پیرائے میں بات کرنا (مضاعف)

تُوْعِدُوْنَ : اَوْعَدَ یُوْعِدُ اِیْعَادًا (افعال) ڈرانا دھمکانا (مثال واوی)

عِوَجٌ : کجی، لاغری۔

چھٹا سبق

ان کی قوم کا جواب

اور تحقیق ان عقل مندوں نے اس دعوت کی تشریح اور تعلیل میں باریک بینی سے کام لیا اور انہوں نے نخوت اور تکبر سے کہا گویا کہ اُنہوں نے راز سے پردہ ہٹا دیا۔ یا انہوں نے کوئی گرہ کھول لی۔

(وہ کہنے لگے) اَے شعیبؑ! کیا تمہاری نماز تم کو اس بات کا حکم دیتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے کہ ہم اپنے مال میں جو چاہے اس طرح کریں۔ واقعی آپ تو بڑے ہی عقلمند اور ہدایت یافتہ ہیں۔

صرفی ولغوی تحقیق

دَقَّقَ : دَقَّقَ یُدَقِّقُ تَدْقِیْقًا (تفعیل) باریک بینی سے کام لینا (صحیح)

تِیْهٌ وَ زَهْوٌ : فخر و ناز

ساتواں سبق

حضرت شعیبؑ اپنی دعوت کی وضاحت کرتے ہیں

حضرت شعیبؑ نے ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا اور نہ ان پر سختی کی اور نہ ہی غصے ہوئے اور ان کو سمجھایا کہ ایک طویل خاموشی اور ان کے اخلاق فاسدہ اور ظالمانہ تصرفات تعرض نہ کرنے کے بعد اب ان کو اس دعوت و نصیحت پر محض اس کرامت نے اُبھارا جس کا اللہ تعالے نے ان کے ساتھ معاملہ کیا ہے جو

www.Bhalli.Info

کرامت نبوت اور وحی کی کرامت ہے۔ اور اس چیز نے کہ جس کے لئے اللہ نے ان کا دل کھول دیا ہے اور اس نور نے جو اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنی طرف سے عطا کیا ہے۔

اور اس بات کو کسی قسم کے حسد نے نہیں اُبھارا، اسلئے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں غنی بنایا ہے اور انہیں حلال، طیب رزق عطا کیا ہے اور وہ اس پر خوش مطمئن اور آسودہ خیال ہیں اور دل و زبان سے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں۔ پھر یہ بات بھی نہیں ہے کہ وہ ایسے کام سے روک رہے ہوں جس کے وہ خود مرتکب ہو رہے ہوں اور یہ بات بھی نہیں ہے کہ وہ ایسے کام سے منع کر رہے ہیں کہ جس سے خود نہ رک رہے ہوں۔ اور وہ ایسے لوگوں کی طرح نہیں ہیں جو لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہوں اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہوں اور نہ ان لوگوں کی طرح ہیں جو کہتے تو ہیں مگر خود عمل نہیں کرتے۔ وہ تو ان کی اصلاح اور سعادت مندی۔ اور ان کو اس عذاب سے بچانا چاہتے ہیں جو ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے بیشک تمام خیر اللہ ہی کی طرف لوٹتی ہے اور اسی پر ان کا بھروسہ ہے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میری قوم! کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر قائم ہوں اور اس نے مجھ کو اپنی طرف سے بہترین رزق (نبوت) دی ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ میں تمہارے خلاف وہ کام کروں جس سے میں تم لوگوں کو روکتا ہوں، میں تو اپنی استطاعت کے مطابق تمہاری اصلاح چاہتا ہوں اور مجھے عمل کی توفیق صرف اللہ تعالےٰ ہی سے ہوتی ہے اسی پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

صرفی و لغوی تحقیق

تَلَطَّفَ : تَلَطَّفَ يَتَلَطَّفُ تَلَطُّفًا (تفعل) نرمی سے پیش آنا (صحیح)

فَلَوْ يَقْسُ : قَسَا يَقْسُو قَسَاوَةً (ن) سختی کرنا (ناقص واوی)

هَنِئُ : هَنَأَ يَهْنَأُ هَنَاءً (ف) خوشگوار ہونا (مہموز اللام)

اَنْقَاذُهُمْ : اَنْقَذَ يُنْقِذُ اِنْقَاذًا (افعال) (بچانا) (صحیح)

هَنِئُ النَّفْسِ : فارغ البال **رَخِيُّ البَالِ** : خوش حال، مطمئن

رَخَا، رَخِيَ، رُخَاءً (ن، ف) (آسودہ ہونا)

تَصَرُّفَاتٍ جَائِزَةٍ (جائز حرکات سکنات) **صُمْتٌ** : خاموشی

يُحَلِّقُ : حَلَّقَ يُحَلِّقُ تَحْلِيقًا تفعیل (منڈلانا) (صحیح)

اِسْعَادُهُمْ : اَسْعَدَ يُسْعِدُ اِسْعَادًا (افعال) خوش بخت ہونا (صحیح)

آٹھواں سبق

ہمیں تمہاری بہت سی باتیں سمجھ نہیں آتیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے جس چیز کا ارادہ کیا۔ قوم اس سے انجان ہو گئی گویا کہ وہ اُن سے کسی اجنبی زبان میں بات کر رہے ہوں حالانکہ وہ اسی شہر کے باسی اور اُن کے بھائی تھے گویا کہ ان کی گفتگو واضح نہیں تھی اور نہ فصیح تھی جب کہ وہ ان لوگوں میں گفتگو کے لحاظ سے سب سے زیادہ بلیغ اور فصیح تھے اور لوگ تو اسی طرح کہتے ہیں جب ان کو نصیحت ناگوار گزرے اور ان کو عمل دشوار لگے۔

صرفی و لغوی تحقیق

نَفْقَهُ : فَقِهَ يَفْقَهُ فِقْهًا (س) سمجھنا (صحیح)

مُبِيْنٌ : اَبَانَ يُبِيْنُ اِبَانَةً (افعال) ظاہر کرنا، صحیح بولنا (اجوف یائی)

www.Bhalli.Info

أَفْصَحِهِمْ : أَفْصَحَ ۔ يُفْصِحُ إِفْصَاحًا (افعال) فصیح بولنا (صحیح)

كَبُرَتْ : كَبُرَ يَكْبُرُ كِبَرًا (ک) گراں گزرنا (صحیح)

وَشَقَّ : شَقَّ يَشُقُّ مَشَقَّةً (ن) دشوار ہونا (مضاعف)

نواں سبق

حضرت شعیبؑ قوم سے تعجب کرتے ہیں

اور قوم نے اُن کے (حضرت شعیب علیہ السّلام) کے اکیلے اور کمزور ہونے کا بہانہ بنایا۔ اور یہ کہ حضرت شعیب علیہ السّلام اُن کے قبیلے سے اور رشتہ دار نہ ہوتے تو وہ ان کو پتھروں سے سنگسار کر دیتے اور ان سے چھٹکارا حاصل کر لیتے۔ حضرت شعیب علیہ السّلام کو یہ بات بہت بُری لگی اور ان کو تعجب ہوا کہ اُن کے خاندان کے مقابلے میں جو بیماریوں، ہلاکتوں ضعف اور عجز کا شکار ہے اللہ تعالیٰ کو ہلکا سمجھ رہے ہیں جو زبردست قدرت والا، طاقتور اور غالب ہے کہنے لگے (قوم) اے شعیبؑ! تمہاری کہی ہوئی بہت ساری باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور ہم اپنے اندر تم کو کمزور دیکھتے ہیں۔ اگر تم ہمارے قبیلے میں سے نہیں ہوتے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیتے اور ہمارے نزدیک تمہاری کوئی توقیر نہیں ہے۔ (حضرت شعیب نے جواب میں فرمایا) اے میری قوم! میرا خاندان تم لوگوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ معزز ہے (نَعُوذُ بِاللّٰہِ) تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو پس پشت ڈال دیا۔ بیشک میرے رب نے تمہاری سب

کرتوتوں کا اپنے علم میں احاطہ کیا ہوا ہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

قَرَابَةٌ رشتہ داری | عُرْضَةٌ (علامت رنشانی)

لَرَجَمْنٰهُ : رَجَمَ يَرْجُمُ رَجْمًا (ن) سنگسار کرنا (صحیح)

اِسْتَنْكَرَ : اِسْتَنْكَرَ يَسْتَنْكِرُ اِسْتِنْكَارًا (استفعال) (دانستہ ناواقف ہونا) (صحیح)

رَهْطُكَ : رَهْطٌ (ج) أَرْهَاطٌ (قبیلہ)

اِتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا (اس قوم نے خدا کو بیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے۔)

دسواں سبق

آخری تیر

جب ان کی دلیلیں ختم ہوگئیں تو انہوں نے آخری تیر چھوڑا۔ جو ہمیشہ ہرامت کے متکبر لوگوں نے اپنے نبیوں اور پیروں کے۔ اُنچھوڑا۔ ان کے قوم کے تکبر کرنے والے سرداروں نے کہا اے شعیبؑ: ہم آپ کو اور آپ پر ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کریں گے الا یہ کہ آپ ہمارے مذہب میں لوٹ آئیں۔

گیارھواں سبق

قطعی دلیل

بس ان کا (شعیبؑ) جواب اس شخص کے جواب کی طرح تھا جس کو اپنے دین پر ناز ہو اور وہ اپنے عقیدے اور ضمیر میں غیرت مند ہو۔

آپ نے کہا کیا ہم (تمہارے مذہب سے) بیزار ہوں تب بھی؟

(نَعُوذُ بِاللّٰہِ) ہم تو اللہ تعالےٰ پر بڑی تہمت لگانے والے بن جائیں گے۔ ہم تمہارے مذہب میں آجائیں بعد اسکے اللہ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے یہ بات ممکن نہیں کہ ہم تمہاری طرف لوٹ آئیں مگر اللہ تعالےٰ نے ہی ہمارے لئے یہ چاہا ہو جو ہمارا رب ہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے، ہم اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے درمیان اور اس قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما دیجئے اور آپ ہی بہترین فیصلہ کرنے والوں میں سے ہیں۔

تحقیق

حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ (قطعی دلیل)   غَيُورٌ (خود دار)

بارھواں سبق

انہوں نے سابقہ لوگوں کی طرح کہا۔

بس اس بات نے ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا، بلکہ اُنھوں نے وہی کہا جو گزشتہ لوگوں نے کہا تھا۔ وہ کہنے لگے۔ بس آپ تو جادوگروں میں سے ہیں اور آپ تو ہماری طرح کے ہی معمولی انسان ہیں اور ہم تو آپ کو جھوٹے لوگوں میں سے گردانتے ہیں۔ اگر تم سچے لوگوں میں سے ہو تو ہمارے اُوپر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَلْاَوَّلُوْنَ : اَوَّلُ (ج) اَوَّلُوْنَ (اگلے ، پہلے)

كِسَفًا : كِسْفَةٌ (ج) كِسَفٌ ٹکڑا

تیرھواں سبق

اس اُمت کا انجام جس نے اپنے نبی کو جھٹلایا۔

اور انجام وہ ہی ایک تھا جو ہر اس اُمّت کا انجام ہوتا ہے جو اپنے نبی کو جھٹلاتی ہے اور اللہ تعالےٰ کے انعامات کی ناشکری کرتی ہے۔ بس ان کو زلزلہ نے آدبوچا۔ بس وہ اپنے گھروں میں اُلٹے کے اُلٹے پڑے رہ گئے، جن لوگوں نے حضرت شعیب علیہ السّلام کی نافرمانی کی، وہ ایسے ہو گئے کہ گویا وہ بسے ہی نہ تھے جنھوں نے حضرت شعیبؑ کو جھٹلایا، وہی خسارے والے رہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

رَجْفَةٌ : رَجْفَةٌ (ج) رَجَفَاتٌ زلزلہ ، بھونچال

جٰثِمِيْنَ : جَثَمَ يَجْثِمُ جَثْمًا (ض) سینہ کو زمین سے لگانا (صحیح)

يَغْنَوْا : غَنِيَ يَغْنَى مُغْنًى (س) اقامت کرنا ، رہنا ناقص یائی

چودھواں سبق

پیغام پہنچا دیا اور امانت اَدا کر دی۔

حضرت شعیب علیہ السّلام کا طریقہ وہی طریقہ تھا جو (دوسرے نبیوں) کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا پیغام پہنچا دیتے ہیں اور امانت کو اَدا کر دیتے ہیں اور حجت قائم کر دیتے ہیں۔ "پس جب وہ (حضرت شعیبؑ) ان سے منہ موڑ کر جانے لگے، تو کہا اے میری قوم! تحقیق میں نے تم کو اپنے رب کا پیغام پہنچا چکا اور خیر خواہی

www.Bhalli.Info

گزچکا بس میں ان کفار پر کیا افسوس کروں۔

صرفی ولغوی تحقیق

وَاٰذٰی : اٰذٰی یُؤذِیْ تَاْذِیَۃً (تفعیل) (ادا کرنا) مرکب از مہموز و ناقص

شَاْنٌ : شَاْنٌ ج شُئُوْنٌ حالت، معمول

پندرھواں سبق

حضرت داودؑ اور حضرت سلیمانؑ کا قصہ

قرآن نے محض خدا کی (خدا کی طرف سے نازل ہونے والی) سزاؤں کے ذکر کے بارے میں اکتفا نہیں کیا اور نہ ہی ان چیزوں پر اکتفا کیا جن کا سامنا انبیاء کرام کو اپنی امتوں (جن کی طرف وہ مبعوث ہوئے تھے) کی طرف سے کیا گیا یعنے تکذیب، تمسخر، اہانت اور ٹھکرایا جانا اور نہ انبیاء کرام کی تکذیب اُن سے استہزاء اور ان کے خلاف سازشوں اور ان کے قتل کے ارادوں کی وجہ سے جو ان امتوں کو پہنچنے والے سزا اور عذاب، ہلاکت وبربادی کے ذکر پر اکتفا کیا ہے جیسا کہ نبیوں کے قصوں میں گزر چکا۔

صرفی ولغوی تحقیق

یَقْتَصِرُ : اِقْتَصَرَ یَقْتَصِرُ اِقْتِصَارًا (افتعال) اکتفا کرنا (صحیح)

مُطَارَدَۃٌ : طَارَدَ یُطَارِدُ مُطَارَدَۃً (مفاعلہ) دھتکارنا (صحیح)

دَمَارٌ : ہلاکت و بربادی

پھلا سبق

قرآن اللہ کی نعمتوں کو بیان کرتا ہے۔

بلکہ قرآن کریم نے تو اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ بہت سی نعمتوں کا تذکرہ کبھی اختصار سے اور کبھی تفصیل کیا ہے۔ جن کے ذریعے اللہ تعالےٰ نے بہت سے نبیوں کو نوازا۔ ان میں حضرت داودؑ اور حضرت سلیمانؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت یونسؑ حضرت زکریاؑ اور حضرت یحییٰ علیہم السلام ہیں۔ جہاں تک حضرت داودؑ اور حضرت سلیمانؑ کی بات ہے تو ان کو اللہ تعالےٰ نے زمین میں حکومت دی اور ان کو وسیع بادشاہت عطا کی اور ان دونوں کا علم بڑھایا اور اُن کو وہ بہت کچھ سکھا دیا جس سے لوگ ناواقف تھے ان کے لئے سرکشوں اور طاقتوروں کو تابع بنا دیا۔ اور حیوانات اور جمادات کو ان کا تابعدار بنا دیا۔ جو اور کسی کے تابع نہیں ہوتے بس فرمایا۔ "تحقیق ہم نے داود اور سلیمانؑ کو علم عطا فرمایا۔ اور ان دونوں نے کہا (بطور شکر) تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے لائق ہیں، جس نے ہم کو اپنے بہت سے ماننے والے بندوں میں فضیلت سے نوازا۔ اور حضرت سلیمانؑ، حضرت داودؑ کے جانشین ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد اور انہوں نے کہا اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی سمجھائی گئی ہے اور ہمیں ہر چیز عطا کی گئی ہے، بیشک یہ تو اللہ تعالےٰ کا کھلا فضل ہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

یَتَحَدَّثُ : تَحَدَّثَ یَتَحَدَّثُ تَحَدُّثًا (تفعّل) بیان کرنا (صحیح)

مَکَّنَ : مَکَّنَ یُمَکِّنُ تَمْکِیْنًا (تفعیل) قادر بنانا (صحیح)

لَا یَنْقَادُ : اِنْقَادَ یَنْقَادُ اِنْقِیَادًا (انفعال) مطیع وفرمانبردار ہونا۔ (اجوف واوی)

www.Bhalli.Info

اَلَاءِ : اَلٰی وَاِلیٰ (ج) اَلَاءِ نعمت، احسان

وَوَرِثَ : وَرِثَ یَرِثُ وَرَثًا (ض) قائم مقام ہونا (مثال واوی)

دوسرا سبق

حضرت داودؑ پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں

جہاں تک حضرت داودؑ کی بات ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کردیا۔ جو دعا اور تسبیح میں وہ اُن کے ہم آہنگ ہوتے، اللہ تعالیٰ نے زرہ (بنانے) کا فن سکھایا، اور لوہے کو ان کے لئے نرم کردیا۔

تحقیق ہم نے داودؑ کو اپنی طرف سے بڑی نعمت عطا کی ہے۔ اَے پہاڑو! اور پرندو! داودؑ کے ساتھ تسبیح میں لگے رہو اور ہم نے اُن کے لئے لوہے کو نرم کردیا۔

اور یہ حکم دیا) تم زرہیں تیار کرو اور اس کی کڑیوں کو ملانے میں اندازے سے کام لو۔ اور تم سب نیک کام کیا کرو بیشک میں تمہارے سب اعمالوں پر نگاہ رکھ رہا ہوں۔

(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ہم نے مسخر کردیا داود کے ساتھ پہاڑوں کو کہ وہ اُن کے ساتھ تسبیح پڑھا کریں اور اسی طرح پرندوں کو بھی۔ اور ہم ہی کرنے والے ہیں اور ہم نے ان کو زرہ بنانے کا فن سکھایا تمہارے لئے تاکہ وہ تم کو لڑائی میں بچائے سو تم کیا شکر نہیں کروگے۔

صرفی ولغوی تحقیق

تَجَاوَبَ : تَجَاوَبَ یَتَجَاوَبُ تَجَاوُبًا (تفاعل) ہم آہنگ ہونا۔ (اجوف واوی)

وَاَلَانَ : اَلَانَ یُلِیْنُ اِلَانَةً (افعال) نرم کرنا (اجوف یائی)

اَوِّبِیْ : اَوَّبَ یُؤَوِّبُ تَاوِیْبًا (تفعیل) سارے دن چلنا اور رات میں قیام کرنا (مرکب از مہموز واجوف)

سَابِغٰتٍ (ج) سَابِغَاتٌ (کشادہ) سَبَغَ یَسْبَغُ سُبُوْغًا ان (کشادہ ہونا) (صحیح)

وَقَدِّرْ : قَدَّرَ یُقَدِّرُ تَقْدِیْرًا (تفعیل) اندازہ کرنا (صحیح)

سَرْدٌ : زرہ اور اس کا حلقہ **لَبُوْسٌ** لباس، پوشاک

لِتُحْصِنَکُمْ اَحْصَنَ یُحْصِنُ اِحْصَانًا (افعال) حفاظت کرنا (صحیح) **بَاْس** : تکلیف

تیسرا سبق

اس کی نعمت پر اُن کا شُکر

حضرت داود علیہ السّلام اس لمبی چوڑی بادشاہت اور زبردست حاکمیت ہونے کے باوجود۔ بہت عاجزی اور خشوع والے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے، دائمی ذکر کرنے والے، لمبی دعا اور طویل تسبیح کرنے اور انصاف کرنے والے حاکم تھے وہ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرماتے اور کسی سے رعایت نہیں برتتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔ اے داود ہم نے تم کو زمین میں حاکم بنایا ہے پس تم لوگوں کے درمیان سچائی کے ساتھ فیصلہ کرتے رہو اور نفس کی خواہشات کی پیروی مت کرنا وہ تم کو اللہ کے راستے سے گمراہ کردے گی۔ بیشک جو لوگ خدا کے راستے سے گمراہ ہوتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے ان کے روز حساب کے بھولنے کی وجہ سے۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَوَّابٌ (ج) اَوَّابُوْنَ توبہ کرنے والا

مُقْسِطًا : اَقْسَطَ یُقْسِطُ اِقْسَاطًا (افعال) انصاف کرنے والا (صحیح)

www.Bhalli.Info

وَلَا يُحَابِي : حَابَى يُحَابِي مُحَابَاةً (مفاعلہ) رواداری سے کام لینا

چوتھا سبق

حضرت سلیمانؑ پر اللہ تعالیٰ کی نعمت

اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا معاملہ۔ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کو ان کے تابع کر دیا تھا وہ ان کے حکم سے چلتی تھیں، ان کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ کی طرف لے جاتی تھیں۔ وہ اس جگہ پر بہت ہی کم وقت میں تیزی کے ساتھ پہنچ جاتے۔ طاقت ور اور ماہر جنوں کو اور سرکش شیاطین کو ان کے تابع کر دیا تھا، وہ ان کے حکموں کو نافذ کرتے اور ان کے آبادیاتی دیو قامت تعمیری منصوبوں کو مکمل کیا کرتے تھے۔

اور ہم نے تیز چلنے والی ہوا حضرت سلیمانؑ کے لئے مسخر کی۔ وہ ان کے حکم سے اس سرزمین (شام) کی طرف چلتی، جس میں ہم نے برکت دی اور ہم ہر شئی کو جاننے والے ہیں اور شیطانوں میں سے (مسخر کئے) جو غوطہ لگاتے تھے ان کے لئے اور وہ اس کے سوا وہ اور کام بھی کیا کرتے تھے اور ہم ان کو سنبھالنے والے تھے

اور حضرت سلیمانؑ کے لئے ہواؤں کو مسخر کر دیا۔ اور اس کی منزل (ہوا) صبح کی (ایک ماہ کی ہوا کرتی تھی) اور اس کی شام کی منزل بھی (ایک ماہ کی ہوا کرتی تھی) اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہایا اور (ہم نے مسخر کر دیئے جن) جو ان کے سامنے اپنے رب کے حکم سے کام کیا کرتے تھے اور ان میں سے جو کوئی ہمارے حکم سے روگردانی کرے گا ہم اس کو دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ وہ جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے جو وہ چاہتے تھے۔ بناتے۔ وہ ان کے لئے قلعے بناتے اور تصویریں

اُمورتیاں، اور حوض جیسے لگن اور ایک جگہ جمی ہوئی دیگچیاں اے خاندانِ داؤدؑ! تم عمل کرو شکر بجالا کر۔ اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے تھوڑے ہیں۔

صرفی و لغوی تحقیق

يُنَفِّذُونَ : نَفَّذَ يُنَفِّذُ تَنْفِيذًا (تفعیل) نافذ کرنا (صحیح)

الْمَارِدِينَ : مَارِدٌ (ج) مَارِدُونَ (سرکش)

عُمْرَانِيَّة : (آبادی)

عِمْلَاقَة : دیو قامت

رَوَاحٌ : شام

مَشَارِيعُ : مَشْرُوعٌ (ج) مَشَارِيعُ (پروگرام)

الْبِنَائِيَّة : تعمیری کام

غُدُوٌّ : (صبح)

قِطْرَةٌ : (تانبا)

يَغُوصُونَ : غَاصَ يَغُوصُ غَوْصًا (ن) غوطہ لگانا (اجوف واوی)

أَسَلْنَا : أَسَالَ يُسِيلُ إِسَالَةً (افعال) جاری کرنا (اجوف یائی)

يَزِغْ : زَاغَ يَزِيغُ زَيْغًا (ض) پیٹھ پھیرنا، رہنا (اجوف یائی)

السَّعِيرِ : سَعِيرٌ (ج) سُعُرٌ (آگ کی لپیٹ)

جِفَانٍ : جَفْنَةٌ (ج) جِفَانٌ (بڑا پیالہ)

مَحَارِيبَ : مِحْرَابٌ (ج) مَحَارِيبُ (اونچے مکانات، بڑی عمارتیں)

كَالْجَوَابِ : جَابِيَةٌ (ج) جَوَابٍ حوض

قُدُورٍ : قِدْرٌ (ج) قُدُورٌ (ہانڈی)

پانچواں سبق

باریک سمجھ اور گہرا علم

حضرت سلیمان علیہ السلام کی ذہانت اور درست فیصلہ کرنے پر ان کی قدرت خوب ظاہر ہوگئی۔ اس معاملے میں جو ان کے والد محترم کے سامنے پیش ہوا۔ ایک جماعت کا انگوروں کا باغ تھا۔ جس میں انگوروں سے گچھے

www.Bhalli.Info

نکل آئے تھے۔ ایک دوسری جماعت کی بکریاں اس باغ میں گھس آئیں اور اس کو تہس نہس کر دیا۔ حضرت داؤدؑ نے باغ والے کو بکریاں دینے کا فیصلہ صادر کیا لیکن حضرت سلیمانؑ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی اس (مقدمہ) کا فیصلہ دوسرے طریقے سے بھی ہو سکتا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ وہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ باغ کو بکریوں والوں کو دیدیا جائے وہ اس کی دیکھ بھال کریں۔ یہاں تک کہ وہ پہلے کی طرح ہو جائے۔ اور بکریوں کو باغ والوں کے سپرد کر دیا جائے تاکہ وہ اُن سے فائدہ حاصل کریں (دودھ وغیرہ) یہاں تک کہ جب باغ اپنی پہلی اصل حالت پر آجائے تو اب باغ کو اس کے اصلی مالکان کے حوالے کر دیا جائے اور بکریوں کو ان کے اصلی مالکان کے حوالے کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دقیق اور گہرے علم کے ساتھ خاص کیا تھا۔

اور یاد کرو جب داؤدؑ اور سلیمانؑ ایک کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب اس میں رات کے وقت ایک قوم کی بکریاں چر گئی تھیں اور ہم اُن کے فیصلے کے وقت موجود تھے۔ پس ہم نے حضرت سلیمانؑ کو (صحیح فیصلے کی) سمجھ دی اور ہر ایک کو ہم نے حکمت (حکمت و نبوت) اور علم دیا۔

صرفی ولغوی تحقیق

دَقِيقٌ: (باریک) — كَرْمٌ: (ج) كُرُومٌ (انگوروں کا باغ)

عناقیدَ: عُنْقُودٌ (ج) عَنَاقِيدُ (خوشہ)

فَيُصِيبُ: أَصَابَ يُصِيبُ إِصَابَةً (افعال) فائدہ اٹھانا (ناقص واوی)

نَفَشَتْ: نَفَشَ يَنْفُشُ نَفْشًا (ن) (چرانا) (صحیح)

شَاةٌ: (ج) غَنَمٌ وَ غُنُومٌ (بکریاں)

چھٹا سبق

حضرت سلیمانؑ پرندوں اور حیوانوں کی بولی جانتے تھے

قرآن کریم نے ایک دلچسپ اور حکمت والا قصہ بیان کیا جس سے حضرت سلیمانؑ کی حکومت چلانے اور شاہانہ رعب و دبدبہ میں بیدار مغزی ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے دین و دنیا کی بھلائی اور بادشاہت و اقتدار اور نبوت اور خدائی دین کی بیاں کیسے جمع کی اور پرندوں اور حیوانوں کی بولی جانتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے انسانوں اور جنوں اور پرندوں کے لشکروں کو جمع فرمایا اور وہ ان کی معیت میں عظمت اور شان و شوکت کے ساتھ تخت پر سوار ہوئے اور وہ ایک مکمل نظام کے ساتھ تھے اور وہ اپنے سرداروں کی قیادت میں تھے پس حضرت سلیمانؑ کا گزر ایک چیونٹیوں کی وادی پر ہوا۔ ایک چیونٹی کو اپنی جماعت کے بارے میں ڈر ہوا کہ کہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی جماعت کے گھوڑے انہیں اپنی سموں سے روند نہ ڈالیں حضرت سلیمانؑ اور اس کے لشکر کو اس کا پتہ بھی نہ چلے۔ اس چیونٹی نے (اپنی جماعت کو) بلوں میں جانے کو کہا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اس بات کو سمجھ گئے وہ اس بات سے اترائے نہیں اور نہ ہی انہوں نے فخر کیا اسلئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے ایک نبی تھے۔ بلکہ یہ بات ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی نعمتوں پر شکر کرنے اور نیک اعمال کرنے کی توفیق اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں داخل ہونے کی دعا کرنے کا سبب بنی۔

صرفی ولغوی تحقیق

تَيَقَّظَ: تَيَقَّظَ يَتَيَقَّظُ تَيَقُّظًا (تفعل) بیدار ہونا (مثال واوی)

رَهْبَطٌ: (خوف وہراس) — أُبَّهَةٌ (شان وشوکت)

حوافرها: حَافِرٌ (ج) حَوَافِرُ کھر

سلاک: (ج) أَسْلَاكٌ (جماعت)

www.Bhalli.Info

تَحَطَّمُهَا : حَطَّمَ يُحَطِّمُ تَحْطِيْمًا (تفعیل) روندنا (صحیح)

اَلْاِنْخِرَاطِ : اِنْخَرَطَ يَنْخَرِطُ اِنْخِرَاطًا (انفعال) شامل ہونا (صحیح)

ساتواں سبق

ھُدھُد کا قصہ

اور ہُدہُد ان کے لئے بطور رہنما (راستے کی راہنمائی کرنے والا) اور جاسوس تھا وہ پانی کی جگہوں اور لشکروں کے مقام کی طرف رہنمائی کیا کرتا تھا۔ حضرت سلیمان نے اس کو نہ پایا تو آپ کو یہ بات ناگوار گزری اور ڈانٹ دیا۔ تھوڑی دیر غائب رہنے کے بعد وہ آگیا۔ اس نے حضرت سلیمان علیہ السّلام سے کہا، مجھے ایسی بات معلوم ہوئی جس کے بارے میں نہ آپ کو علم ہے اور نہ ہی آپکے لشکر کو معلوم ہے۔

میں آپ کے پاس ملکہ سبا اور اس کی سلطنت کی سچی خبر لے کر آیا ہوں، ان کی عظیم بادشاہت اور وسیع حکومت ہے اور میں نے ان کو اس عقلمندی، ذہانت، بادشاہت اور سرداری کے باوجود جاہل اور بے وقوف پایا ہے اور اللہ تعالےٰ کے سوا سُورج کو سجدہ کرتے ہیں اور اس بات کو نہیں سمجھتے اور ایک اللہ تعالےٰ کی طرف ہدایت نہیں پاتے تھے۔

صرفی ولغوی تحقیق

زائد (ج) زَادَةٌ (حاکم)	**عَيْنٌ** (ج) عُيُوْنٌ (جاسوس)
كِيَاسَةٌ (عقل و ذہانت)	

آٹھواں سبق

حضرت سلیمانؑ ملکہ سبا کو اپنے دین کی دعوت دیتے ہیں

اللہ تعالےٰ کے نبی کو یہ بات ناگوار لگی کہ ان کی سلطنت کے برابر میں ایک ملک ہو اور ایک ایسی قوم جسے وہ جانتے نہ ہوں اور نہ ہی اس کو (ملکہ سبا) ان کی (سلیمانؑ

کی دعوت پہنچی ہو اور وہ مسلسل سُورج کی عبادت کرتے رہیں۔ اُن کے اندر دینی اور نبوی غیرت وحمیت نے جوش مارا۔ اُنھوں نے اس بات کو مناسب سمجھا کہ اس کی ملکہ اور اس کی مشرکہ حاکمہ کی طرف خط لکھیں۔ اور اس کو اسلام کی طرف بُلائیں اور اطاعت اور تابعداری کی طرف بُلائیں، اس سے پہلے کہ اسکے ملک پر اپنے زبردست لشکروں کے ساتھ چڑھائی کریں، اُنھوں نے اس کی طرف ایک بلیغ خط لکھا اور جس میں اس کو اسلام اور اطاعت کی طرف دعوت دی، خط نرمی اور مضبوطی دونوں کا جامع تھا اور انبیاء کرام کی تواضع بھی تھی اور بادشاہوں کی غیرت بھی۔

صرفی ولغوی تحقیق

اِسْتِسْلَامٌ (کامل سپردگی) **يَزْحَفُ** : زَحَفَ يَزْحَفُ زَحْفًا (ف) حملہ کرنا (صحیح)

نواں سبق

ملکہ کا حکومت کے ارکان سے مشورہ

حضرت سلیمانؑ ان دونوں (نبوت و بادشاہت) کے جامع تھے اور وہ عورت جو اس ملک میں حکومت چلاتی تھی، وہ سمجھدار تھی اور فیصلہ کرنے میں جلدی نہیں مچاتی تھی۔ اس کے پاس بادشاہوں کے حالات اور فاتحین کے قصوں کی صورت میں وسیع تجربات تھے۔ بجز سوائے اس کی عقل نے اللہ کے پہچاننے اور اس کی عبادت کرنے میں خیانت کی۔ اسے بادشاہوں جیسی غیرت نہیں پکڑی، اور نہ ہی کوئی مستقل رائے اختیار کی۔

اس نے اپنی حکومت کے ارکان جو رائے دینے کے اہل تھے، اُن کو اس خط کے بارے میں اطلاع دی جو کہ عام خطوط کی طرح نہ تھا۔ یہ اپنے وقت کے سب سے بڑے بادشاہ اور اللہ تعالےٰ کی طرف بلانے والے نبی کی طرف سے تھا۔

www.Bhalli.Info

جب حکومت کے ارکان نے اس کو خوش کرنے کے لئے اور چاپلوسی کی غرض سے اپنی قوت اور اپنے لشکر کی کثرت اور طاقت کے بارے میں بتانے لگے جیسے کہ بادشاہوں اور حاکموں کے درباریوں کی ہر زمانہ اور ہر جگہ عادت رہی ہے۔ اس نے ان کی بات کو نہ مانا اور نہ ہی ان سے اتفاق کیا۔ بلکہ ان کو بھیانک انجام سے ڈرایا۔ اور ان کو مفتوح قوموں سے متعلق فاتح بادشاہوں کی عادت بتائی اور شکست کھانے کے بعد مفتوح قوموں کا انجام یاد دلایا اور اُس نے کہا، یہی ہماری قوم اور ملک کی حالت ہوگی اور اُن سے کہا کہ بیشک میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف ان کو آزمانے کے لئے ہدیئے وغیرہ بھیجتی ہوں۔ اگر وہ ہدیہ کو قبول کر لیتے ہیں تو وہ بادشاہ ہیں اور اگر انھوں نے قبول نہیں کیا تو وہ نبی ہیں، ان کی اتباع کریں۔

صرفی ولغوی تحقیق

تَسْتَبِدُّ : اِسْتَبَدَّ یَسْتَبِدُّ اِسْتِبْدَادًا (استفعال) ترجیح دینا، من مانی کرنا (مضاعف)

یُدِلُّوْنَ : اَدَلَّ یُدِلُّ اِدْلَالًا (افعال) (ناز کرنا) مضاعف

تَمَلُّق (چاپلوسی) . **اَلْھَزِیْمَۃُ وَالْاِنْکِسَارُ** (شکست و ریخت)

وَطُرَف : طریفۃ (ج) طُرَف (نادر تحفہ)

دسواں سبق

ھَدَایَہ (اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے)

(ملکہ سبا نے) اُن کے پاس بادشاہوں کے شان کے مطابق ایک بہت بڑا ہدیہ بھیجا اور جب وہ (ہدیہ) حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچا تو آپ نے اس سے بے پروائی برتی اور بالکل رغبت نہیں اور کہا۔ کیا تم مجھے مال کے بدلے اس غرض کے لئے سودا کرنا چاہتے ہو کہ میں تمھارے شرک اور حکومت پر یوں ہی

چھوڑے رکھوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جو بادشاہت، مال و دولت اور لشکر عطا کئے ہیں، وہ تمھاری چیزوں سے کہیں بہتر ہیں اور یہ بات حقیقت ہے کوئی کھیل نہیں ہے اور معاملہ دعوت اور اطاعت کا نہیں ہے، بھاؤ تاؤ کا نہیں ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کو اُن کے ملک کی طرف رُخ کرنے اور ان کے ملک پر حملے کی دھمکی دی۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَتُسَاوِمُوْنِیْ : سَاوَمَ یُسَاوِمُ مُسَاوَمَۃً (مفاعلۃ) بھاؤ تاؤ کرنا (اجوف واوی)

وَزَھِدَ : زَھِدَ یَزْھَدُ زَھْدًا (س) کنارہ کش ہو۔ (صحیح)

گیارھواں سبق

ملکہ تابعدار بن کر آتی ہے۔

پس یہ جماعت ملکہ سبا کے پاس واپس پہنچی اور اُن کے سامنے قصہ بیان کیا۔ پس اس نے اور اس کی قوم نے اس کو سن کر اطاعت کی۔

اور اپنے لشکروں سمیت تابعدار ہو کر آگے بڑھی۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو ان کی آمد کی اطلاع پوری طرح مل گئی تو آپ اس پر بہت خوش ہوئے اور اُنھوں نے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور چاہا کہ اس کو (ملکہ سبا) کو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی دکھائیں تا کہ یہ اللہ کی قدرت اور حضرت سلیمان علیہ السلام پر انعامات کی کھلی دلیل ہو۔ اُنھوں نے اس کا وہ عرش حاضر کرنے کا ارادہ کیا جس کو اس نے (ملکہ سبا) نے نہایت طاقتور اور امانت دار آدمیوں کے سپرد کر رکھا تھا۔ انھوں نے اپنے سرداروں سے کہا کہ وہ اس کا عرش اس کے بڑے لشکر کے پہنچنے سے پہلے لے آئیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو چاہا تھا وہ تھوڑی دیر ہی میں ہو گیا اور بلاشبہ

www.Bhalli.Info

یہ ایک معجزہ ہی تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا (عرش کے بارے میں) تو اس کے بعض اوصاف کو بدل دیا گیا۔ اور آپ کا مقصد تخت کو دیکھنے کے وقت اس کی معرفت اور پختگی کا امتحان لینا تھا۔ اگر اس کو اس پر کوئی مغالطہ ہو تو یہ اس کی اس سے زیادہ باریک اور دُور رَس معاملوں میں کوتاہ نظری کی دلیل ہوگی۔

صرفی ولغوی تحقیق

أَبْعَثُهُ (ج) أَبْعَاثٌ (وفد) **مَوْكِبٌ** (ج) مَوَاكِب (جلوس)

اِلْتَبَسَ اِلْتَبَسَ يَلْتَبِسُ اِلْتِبَاسًا (افتعال) مشتبہ ہونا (صحیح)

بارھواں سبق

شیشے کا ایک بڑا محل

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات اور انسانوں میں سے جو معمار تھے اُن کو حکم دیا کہ وہ شیشے کا ایک بڑا محل بنائیں اور اس کے نیچے پانی جاری کردیں چنانچہ جو شخص حقیقت سے واقف تھا وہ یہ سمجھتا کہ یہ پانی ہے لیکن شیشہ چلنے والے اور پانی کے درمیان حائل ہوتا اور یہ بات حقیقت تھی کہ ملکہ بھی اس کو پانی گمان کرے گی اور وہ اپنے پائنچے چڑھائے گی اور یہاں پر اس کی غلطی ظاہر ہو جائے گی۔ اور اس کو اپنی کوتاہ نظری اور ظاہری اشیاء سے دھوکا کھا جانے کا بھی پتہ چل جائے گا۔ اور وہ اور اس کی قوم سُورج کو سجدہ کرتے تھے۔ جو زندگی اور روشنی کا سب سے بڑا مظہر (نشانی) ہے اور جو کہ اللہ تعالٰی کی صفاتوں میں سے ہے اور یہیں پر سے ہی اس کی آنکھوں سے پردہ ہٹ جائیگا۔ اور اُسے پتا چل جائے گا کہ جس طرح اس نے (ملکہ سبا) شیشہ کے معاملے میں اس کو پانی سمجھ کر اپنے پائنچے اُوپر کو چڑھالئے اور غلطی کی۔ اسی طرح اس نے سُورج کو خالق بنا کر اور سجدہ کرنے اور عبادت کرنے کے معاملے میں غلطی سے کام لیا

ہے اور یہ بات سو تقریروں اور ہزار دلیلوں سے زیادہ بہتر ہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

زُجَاج : (شیشہ) **المُؤَكَّدُ** : یقینی بات

تَبَيَّنَ : تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ تَبَيُّنًا (تفعل) معلوم کرلینا (اجوف یائی)

اِنْخِدَاعِهَا : اِنْخَدَعَ يَنْخَدِعُ اِنْخِدَاعًا (انفعال) فریب کھانا (صحیح)

تیرھواں سبق

میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ دونوں جہانوں کے رب اللہ پر ایمان لے آئی

اور اسی طرح ہوا کہ وہ (ملکہ سبا) اپنی عقل، دانائی اور سمجھداری کے باوجود اس کھلی خطا کا شکار ہوگئی اور اس نے اس شیشہ کو بہتا ہوا اور موج مارتا ہوا پانی گمان کرلیا اور اس نے اپنے پائنچے چڑھا۔ لئے اور اس سے گزرنے کا ارادہ کرلیا۔

وہیں پر اللہ تعالٰی کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اس کی غلطی سے متنبہ کیا اور اس سے کہا کہ یہ تو ایک محل ہے جو شیشے سے بنایا گیا ہے اور اس کی آنکھ سے پردہ ہٹ گیا اور ظاہری چیزوں کے ظاہر پر قیاس کرنے اور سورج کی پرستش اور اس کو سجدہ کرنے میں اپنی کم عقلی کا علم ہوا۔ اور وہ پکار اُٹھی۔ اے میرے رب! میں نے اب تک اپنے آپ کے ساتھ ظلم کیا تھا (یعنی شرک کرنے میں مُبتلا تھی) اور اب میں حضرت سلیمان ؑ کے طریقہ پر رب العالمین پر ایمان لے آئی۔

صرفی ولغوی تحقیق

تَوَرَّطْتُ تَوَرَّطَ يَتَوَرَّطُ تَوَرُّطًا (تفعل) مبتلا ہو جانا، پڑ جانا (مثال واوی)

www.Bhalli.Info

دَهَاءٌ (ہوشیاری) ذَكَاءٌ (ذہانت ، دانائی)
رَقْرَاقٌ (رواں ، رواں) صَرْحٌ (ج) صُرُوْحٌ محل
مُخَفَّضَة : خَاضَ يَخُوْضُ خَوْضًا (ن) داخل کرنا (اجوف واوی)
مُمَرَّدَةٌ : مَرَّدَ يُمَرِّدُ تَمْرِيْدًا (تفعیل) ہموار وچکنا کرنا (صحیح)
وَابْتَدَارٌ : اِبْتَدَرَ يَبْتَدِرُ اِبْتِدَارًا (افتعال) جلدی کرنا (صحیح)
قَارُوْرَةٌ (ج) قَوَارِيْرُ شیشہ (صحیح)

چودھواں سبق

قرآن حضرت سلیمانؑ کا واقعہ بیان کرتا ہے۔

اور اب دلچسپ قصے اور عمدہ واقعے کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:
اور ایک مرتبہ یہ واقعہ ہوا)

• حضرت سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کی حاضری لی تو ہُدہُد کو نہیں پایا۔ فرمانے لگے کہ کیا بات ہے کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھتا ہوں کیا وہ کہیں چلا گیا ہے میں اس کو غیر حاضر ہونے کی سخت سزا دوں گا، یا اس کو کاٹ ڈالوں گا۔ یا وہ میرے سامنے کوئی واضح دلیل (یا غیر حاضری پر مناسب عذر) پیش کرے۔

سو اس ہُدہُد نے تھوڑی سی دیر کی پھر کہا میں نے معلوم کیا ہے وہ جو آپ کو معلوم نہیں ہے۔ اور میں آپ کے پاس (ملکہ) سبا کی طرف سے ایک یقینی خبر لے کر آیا ہوں، بیشک میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے وہ اُن پر بادشاہت کرتی ہے اور اسے ہر شئی دی گئی ہے اور اسکے لئے ایک بہت بڑا تخت ہے۔

میں نے اُس کو اور اُس کی قوم کو اللہ کے سوا سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے اور ان کے عمل کو شیطان نے آراستہ کرکے دکھایا ہے۔ پس اُس نے

ان کو سیدھے) راستے سے روک دیا ہے سو وہ راہ نہیں پاتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہیں کرتے وہ جو آسمانوں اور زمینوں میں سے چھپی ہوئی (چیزوں) کو نکالتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے حضرت سُلیمان علیہ السلام نے کہا۔ ہم ابھی دیکھ لیں گے۔ کیا تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔ میرا یہ خط لے جا۔ بس یہ ان کی طرف ڈال دے، پھر اُن سے لوٹ آ، پھر دیکھ کر وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

وہ عورت کہنے لگی۔ اے سردارو! بیشک میری طرف ایک باوقعت خط ڈالا گیا ہے۔ بیشک وہ سلیمان (کی طرف) سے ہے اور بیشک وہ (یوں ہے) اللہ کے نام سے جو رحم کرنے والا نہایت ہی رحم والا ہے۔ یہ کہ مجھ پر (میرے مقابلے میں) سرکشی نہ کرو اور میرے پاس فرمانبردار ہو کر آؤ۔

وہ بولی! اے سردارو! میرے معاملے میں مجھے رائے دو، میں کسی معاملے میں فیصلہ کرنے والی نہیں جب تک تم موجود (نہ) ہو۔ وہ بولے! ہم قوت والے اور بڑے لڑنے والے ہیں اور فیصلہ تیرے اختیار میں ہے اور تو دیکھ لے تجھے کیا حکم کرنا ہے۔ وہ بولی! بیشک جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اُسے تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور وہ اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ اور بیشک میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں اور پھر دیکھتی ہوں کہ کیا جواب لے کر لوٹتے ہیں قاصد!

جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس قاصد آیا تو انھوں نے کہا۔ کیا تم مال سے میری مدد کرتے ہو۔ بس جو اللہ نے مجھے دیا۔ ہے وہ اس سے بہتر ہے جو اُس نے تم کو دیا ہے بلکہ تم اپنے تحفے سے خوش ہوتے ہو تو اُن کی طرف لوٹ جا۔ ہم اُن پر

www.Bhalli.info

ایسا لشکر ضرور لائیں گے جس کے (مقابلے کی) ان کو طاقت نہ ہو گی اور ہم انہیں وہاں سے ضرور ذلیل کر کے نکال دیں گے اور وہ خوار ہوں گے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ تم میں سے کون اس کا تخت میرے پاس لے آئیگا اس سے قبل کہ وہ میرے پاس فرمانبردار ہو کر آئے۔

جنات میں سے ایک قوی ہیکل نے کہا، میں اس کو آپکے پاس اس سے پہلے لے آؤں گا کہ آپ اپنی جگہ سے کھڑے ہوں، اور میں بیشک اس پر البتہ قوت والا اور امانت دار ہوں۔

اس شخص نے کہا جس کے پاس کتاب الہٰی کا علم تھا کہ میں اس کو آپ کے پاس اس سے پہلے لے آؤنگا کہ آپ کی پلک جھپکے، پس جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اپنے پاس اچانک رکھا ہوا دیکھا۔ تو انھوں نے کہا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا کہ ناشکری کرتا ہوں پس جس نے شکر کیا تو وہ اپنی ذات کے لئے شکر کرتا ہے اور جس نے کفر کیا تو بیشک میرا رب بے نیاز کرم کرنے والا ہے۔

(حضرت سلیمان علیہ السلام) نے کہا کہ (اس ملکہ کے امتحان کے لئے) اس کے تخت کی وضع کو بدل دو، ہم دیکھیں کہ آیا وہ سمجھ جاتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو نہیں سمجھتے۔

پس جب وہ آئی (اس سے) کہا گیا کہ کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ وہ بولی گویا کہ وہی ہے اور ہمیں اس سے قبل ہی علم ہو گیا تھا اور ہم ہیں فرمانبردار۔

اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اس سے روکا جس کی وہ اللہ تعالٰے کے علاوہ پرستش کیا کرتی تھی بیشک وہ کافروں کی قوم میں سے تھی۔

اس سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو جب اس (ملکہ) نے اس کے فرش کو دیکھا

تو اُسے گہرا پانی سمجھا اور پائنچے اُٹھا کر اپنی پنڈلیاں کھول دیں۔ انھوں نے (حضرت سلیمانؑ نے) کہا کہ بیشک یہ شیشوں سے جُڑا ہوا محل ہے۔ وہ بولی اے میرے رب! بیشک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور (اب) میں حضرت سلیمانؑ کے ساتھ (سلیمانؑ کے طریق پر) تمام جہانوں کے رب پر ایمان لائی۔

اور یہ اللہ تعالٰے کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں اور آپنے اللہ تعالٰے کی طرف دعوت اور توحید میں ان کا موقف دیکھا۔ ان کی حکمت اور سمجھ دیکھی اور اپنے دین اور عقیدے پر غیرت دیکھی۔

صرفی و لغوی تحقیق

تَفَقَّدَ : تَفَقَّدَ يَتَفَقَّدُ تَفَقُّدًا (تفعل) حاضری لینا (صحیح)
قِبَلَ : (طاقت/قدرت) | مَالِیْ بِهٖ قِبَلَ (مجھے اس کی طاقت نہیں)
صَاغِرُوْنَ : صَغَرَ يَصْغُرُ صَغَارَةً (ك) ذلیل ہونا (صحیح)
لَاُعَذِّبَنَّهٗ : عَذَّبَ يُعَذِّبُ تَعْذِيْبًا (تفعیل) سزا دینا (مضاعف)
نَكِّرُوْا : نَكَّرَ يُنَكِّرُ تَنْكِيْرًا (تفعیل) شکل بدل دینا (مضاعف)
لُجَّةٌ : (ج) لُجَجٌ (پانی سے بھرا ہوا حوض) | مَوْقِفٌ (ج) مَوَاقِفُ (انداز)
تَفْرَحُوْنَ : فَرِحَ يَفْرَحُ فَرْحًا (بہ) (س) اترانا (صحیح)
اَيُّهَا الْمَلَؤُا (اے اہل دربار) | عِفْرِيْتٌ (ج) عَفَارِيْتُ (قوی ہیکل)
يَرْتَدَّ : اِرْتَدَّ يَرْتَدُّ اِرْتِدَادًا (افتعال) آنکھ کا جھپکنا (صحیح)
مُسْتَقِرٌّ : (رکھا ہوا) اَلْخَبْءُ : (پوشیدہ چیزیں)
كِتَابٌ كَرِيْمٌ : (باوقعت خط) | مُرْسَلٌ : (ج) مُرْسَلُوْنَ (فرستادہ / ایلچی)

www.Bhalli.Info

پندرھواں سبق

سلیمانؑ نے کفر نہیں بلکہ شیطانوں نے کفر کیا۔

یہودیوں نے ان کی نسبت ایسی بات منسوب کی جو ایک عام مُوحّد اللہ کو ایک ماننے والا) کے لائق بھی نہیں ہے۔ جس کے سینے کو اللہ تعالےٰ نے اپنے ایمان کے لئے کھول دیا ہو، چہ جائیکہ وہ رسُول اور نبی ہو جن کو اللہ نے سمجھ دی ہو اور نبوت سے عزت بخشی ہو اور خلافت سے سرفراز فرمایا ہو، اُنھوں نے یہودیوں احضرت سلیمان علیہ السّلام کی طرف جادو، کفر، شرک کے بجلاف ان کی کمزوری کی طرف اور توحید کے معاملے میں اپنی بیویوں کی وجہ سے اضطراب کی نسبت کی، اللہ تعالےٰ نے ان وجوہ سے اُنھیں بری قرار دیا اور فرمایا:

"اور سلیمان علیہ السّلام نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا"

وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔ اور فرمایا: اور ہم نے داؤد علیہ السّلام کو حضرت سُلیمانؑ عطا کئے جو اچھے بندے اور اللہ تعالےٰ کی طرف بہت ہی رجوع کرنے والے تھے اور فرمایا اور بے شک ہمارے ہاں اُن کا بڑا مقام اور عمدہ ٹھکانہ ہے

صرفی ولُغوی تحقیق

وَالْمُدَاهَنَةُ : دَاهَنَ یُدَاهِنُ مُدَاهَنَةً (مُفَاعَلَةٌ) فریب دینا (صحیح)

الِاضْطِرَابُ : (تردد، تذبذب) **زُلْفیٰ** : (قرب، مرتبہ) **مَآب** : انجام

پہلا سبق

سیّدنا ایُوبؑ علیہ السّلام اور سیّدنا یونس علیہ السّلام کا قصّہ

حضرت ایوبؑ علیہ السّلام کا قصّہ۔ قصصِ قرآنی کا ایک اور انداز اور ایک دوسرا انداز کا قصہ اور اللہ تعالےٰ اپنے ایمان والے بندوں پر احسانات کی نشانیوں

میں سے ایک نشانی ہے۔

ان کے پاس (ایوبؑ) مال و مویشی اور کھیت اور ہر چیز کی فراوانی تھی، ان کی پیاری اولاد تھی۔ ان سب چیزوں کے بارے میں اُن کو آزمایا گیا اور سب چیزیں چلی گئیں، پھر اُن کو اُن کے جسم کے بارے میں بھی آزمایا گیا۔ ان کی کوئی چیز پورے جسم میں صحیح نہیں رہی سوائے دل اور زبان کے جس سے وہ اللہ بزرگ و برتر کا ذکر کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اُن کے ساتھی بھی ان کو چھوڑ گئے اور وہ شہر کے ایک کونے میں تنہا رہ گئے، کوئی شخص بھی ایسا نہ تھا جو اُن کے ساتھ محبت اور مہربانی سے پیش آتا۔ سوائے ان کی بیوی کے جو ان کی خدمت کیا کرتی تھی اور وہ محتاج ہو کر رہ گئی۔ اور ان کی وجہ سے انہیں لوگوں کی خدمت کرنا پڑی۔

صَرفی ولغوی تحقیق

لَمَّا : قسم روش **الحرث** : کھیتی **نعم** (ج) اَنْعَامٌ (اونٹ - چوپایہ)

عَافَهُ : عَافَ یَعِیْفُ عَیْفًا (ف، ض) کراہت کی وجہ سے چھوڑ دینا (اجوف یائی)

دوسرا سبق

حضرت ایُّوب علیہ السّلام کا صَبر

ان تمام چیزوں کے باوجود وہ صبر و شکر کرنے والے تھے۔ ان کی زبان ذکر و شُکر سے لبریز رہتی اور نہ وہ شکایت کرتے اور نہ ہی وہ بیزاری محسوس کرتے، نہ تنگ ہوتے اور نہ ہی غصے ہوتے اور کئی برس تک ان کی یہی حالت رہی کہ وہ بنی اسرائیل کے ایک کوڑے خانے کے پاس پڑے رہے۔ جانور اُن کے جسم کے قریب سے گزر جاتے۔

صَرفی ولغوی تحقیق

یَلْهَجُ : لَهِجَ یَلْهَجُ لَهَجًا (س) عادی ہونا (صحیح)

www.Bhalli.Info

وَلَا يَتَعَتَّبُ تَعَتَّبَ يَتَعَتَّبُ تَعَتُّبًا (تفعل) ناراضی کا اظہار کرنا (صحیح)
يَتَذَمَّرُ تَذَمَّرَ يَتَذَمَّرُ تَذَمُّرًا (تفعل) بگڑنا ، ملامت کرنا (صحیح)
كُنَاسَةٌ : (کوڑا خانہ)

تیسرا سبق

مصیبت اور انعام

اور جب وہ آزمائش اور اصلاح نفس کی تکمیل نیز درجات کی بلندی اور رضا بالقضاء جس کا اللہ تعالے نے ارادہ فرمایا۔ پورا ہوا۔ اللہ تعالے نے ان کے دل میں قبولیت والی دعا ڈالی جس سے ان کی عاجزی اور تکلیف کا اظہار ہوتا تھا اور یہ کہ اللہ تعالے سے ہٹ کر کوئی ٹھکانہ نہیں سوائے اسی کے طرف اور وہ ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالے نے اُن کے جسم اور گھر والوں میں عافیت دی، اور اُن کو اُن کا مال لوٹا دیا اور ان کی تمام چیزوں میں برکت عطا فرمائی - وہ کئی گنا زیادہ تھا، اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں "اور ایوبؑ کا تذکرہ کیجئے جبکہ انہوں نے (شدید مرض میں مبتلا ہونے کے بعد) اپنے رب کو پکارا۔ مجھ کو یہ تکلیف پہنچ رہی ہے اور آپ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔ ہم نے اُن کی دُعا قبول فرمائی اور ان کی تکلیف کو دُور فرما دیا۔ اور ہم ان کو اُن کا خاندان اور ان کے ساتھ انہی کے جیسے (بھی عطا فرمائے) اپنی رحمت سے اور عبادت گزاروں کے لئے بطور یادگار کے۔

صَرفی و لغوی تحقیق

مِنْحَةٌ : (ج) مِنَحٌ (عطیہ)
مَلْجَأٌ : پناہ گاہ
لُؤْسٌ : بے چارگی)
عَافَاهُ : عَافٰى يُعَافِي مُعَافَاةً (مفاعلة) صحت دینا (ناقص یائی)

چوتھا سبق

حضرت یونسؑ کا قصہ اور اُس کی حکمت

حضرت ایُّوب علیہ السَّلام کے قصّے کے فوراً بعد حضرت یونس علیہ السّلام کا قصہ آتا ہے جو اللہ تعالے کی قدرت کے ثابت ہونے، بندوں پر اس کی عنایت کرنے اور ان کی مدد کرنے میں اس کی تائید کرتا ہے۔ جب امیدیں دم توڑ جاتی ہیں اور ہلاکت خیز مایوسی چھا جاتی ہے اور گھرے اندھیرے چھا جاتے ہیں اور بچاؤ کی ساری صورتیں ختم ہو جاتی ہیں نہ روشنی ہے اور نہ ہی ہوا۔ اور نہ ہی امیدیں

قوت اور تیزی کے ساتھ موت کی چکی گھومتی ہے۔ زندگانی کے نرم و ملائم اور باریک دانوں کو ریزہ ریزہ کر کے رکھ دیتی ہے۔ اس وقت اللہ تعالے کی قدرت کے ہاتھ کا ظہور ہوتا ہے جو کہ نہایت مضبوط اور زبردست ہاتھ ہے خوب حکمتوں سے بھرا ہوا اور رحم والا ہے، جو اس انسانِ ناتوان کو ہولناک موت اور نقصان پہنچانے والے شیر کے جبڑے سے نکال دیتا ہے۔ سو وہ صحیح و سالم بغیر کسی ضرر کے اور مکمل طور پر بغیر کسی کمی و نقصان کے باہر آجاتا ہے، گویا کہ وہ اپنے گھر میں اپنے بستر پر موجود تھا اور اپنے گھر والوں میں محفوظ تھا۔

صرفی و لغوی تحقیق

الظلام الحالك (گھٹا ٹوپ اندھیرا)
مَنْفَذًا (ج) مَنَافِذُ راستہ
تَطْحَنُ : طَحَنَ يَطْحَنُ طَحْنًا (ن) ظاہر ہونا (صحیح)
شِدْقٌ (ج) أَشْدَاقٌ
الضَّارِي (ج) ضَوَارِي (خونخوار)
ضَرَى يَضْرِي ضَرَاءً (ض) مع گوشت خون کے چٹ کرجانا (ناقص یائی)
الْفَاتِكُ : فَتَكَ يَفْتِكُ فَتْكًا (ن) غفلت میں پکڑنا (صحیح)

www.Bhalli.Info

مَخْدُوْشٌ : خَدَشَ يَخْدِشُ خَدْشًا (ض) خراش لگانا (صحیح)
خَدَشٌ (ج) اَخْدَاش (خراش)

پانچواں سبق

حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم میں

یہ قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو نینوا بستی کی طرف روانہ کیا۔ اُنھوں نے ان لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی طرف بُلایا مگر ان لوگوں نے انکار کیا اور اپنے کفر میں تجاوز کر گئے۔ وہ ان لوگوں سے ناراض ہو کر نکل پڑے۔ انہوں نے بتایا کہ ان لوگوں کو تین دن کے بعد اللہ تعالےٰ کا عذاب پکڑے گا۔

جب ان لوگوں کو یہ بات خوب اچھی طرح سے معلوم ہو گئی اور ان کو یقین آگیا کہ نبی کبھی جھوٹی بات نہیں کہتا۔ تو اُن لوگوں نے اپنے بچوں اور مویشیوں کے ساتھ جنگل کی راہ پکڑ لی۔ انہوں نے اپنے بچوں کو اپنی ماؤں سے الگ کر دیا۔ پھر اللہ تعالےٰ کے سامنے گریہ وزاری کی اور اس کی پناہ لی۔ اُونٹ اور اس کے بچے۔ گائے اور اس کے بچے، بھیڑ بکری اور اُن کے بچے۔ سب نے تضرّع وزاری کی تو اللہ تعالےٰ نے اُن سے عذاب کو ہٹا دیا۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے :۔

"چنانچہ کوئی بھی بستی ایمان نہ لائی کہ اس کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا۔ ہاں مگر یونسؑ کی قوم۔ جب وہ ایمان لائے، ہم نے اُن پر سے دنیاوی زندگی میں رسوائی کے عذاب کو ٹال دیا اور اُن کو ایک وقتِ مقررہ تک (خیر و خوبی) کے ساتھ فائدہ پہنچایا۔

صرفی ولغوی تحقیق

فَتَمَادُوْا : تمادیٰ يَتَمَادىٰ تَمَادِيًا (تفاعل) انتہا کو پہنچنا (ناقص یائی)
مُغَاضِبًا : غَاضَبَ يُغَاضِبُ مُغَاضَبَةً (مُفاعلة) ناراض کرنا (صحیح)

تَضَرَّعُوْا : تَضَرَّعَ يَتَضَرَّعُ تَضَرُّعًا (تفعل) عاجزی سے دعا کرنا (صحیح)
جَأَرُوْا : جَأَرَ يَجْأَرُ جَأْرًا (ف) گڑگڑانا (مہموز العین)
وَرَغَتْ : رَغَا يَرْغُوْ رُغَاءً (ن) چیخنا، بلبلانا (اجوف واوی)
فَصِيْلٌ : (ج) فِصَال اونٹنی کا بچہ
وَخَارَتْ : خَارَ يَخُوْرُ خُوَارًا (ن) گائے بیل کا بولنا (اجوف واوی)
وَثَغَتْ : ثَغَا يَثْغُوْ ثُغَاءً (ن) چیپانا (ناقص واوی)
سَخْلَةٌ : (ج) سِخَالٌ (بکری کا بچہ) خِزْيٌ رسوائی
وَمَتَّعْنٰهُمْ : مَتَّعَ يُمَتِّعُ تَمْتِيْعًا (تفعیل) فائدہ اٹھانے کا موقع دینا (صحیح)

چھٹا سبق

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں

جہاں تک حضرت یونس علیہ السلام کا معاملہ ہے وہ تو چلے گئے اور ایک کشتی میں لوگوں کے ساتھ سوار ہو گئے۔ کشتی ان کو لے کر دریا میں جھکنے لگی۔ سب لوگ خوفزدہ ہو گئے کہ کہیں ہم ڈوب نہ جائیں۔ انہوں نے ایک آدمی کے لئے قرعہ نکالا، جس کو وہ اپنے سے پھینک دیں تاکہ اس سے ان کا بوجھ کم ہو جائے۔ قرعہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے نکلا۔ ان لوگوں نے ان کو پھینکنے سے انکار کر دیا۔ دوسری مرتبہ قرعہ بھی ان کے نام پر ہی نکلا۔ ان لوگوں نے پھر بھی یہ نہیں چاہا کہ وہ آپ کو پھینک دیں۔ دوبارہ بلکہ تیسری مرتبہ جب قرعہ ڈالا گیا تو پھر بھی قرعہ اُن ہی کے نام پر نکلا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "سو حضرت یونس علیہ السلام بھی قرعے میں شریک ہوئے تو یہی ملزم ٹھہرے کہ قرعہ ان ہی کے نام پر نکلا۔ حضرت یونس علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور آپ نے اپنے کپڑوں کو اُتار دیا۔ پھر اپنے آپ کو سمندر کے حوالے کر دیا۔ اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ

www.Bhalli.Info

نے ایک مچھلی کو بھیجا جو دریاؤں کو چیرتی ہوئی پہنچی۔ جیسے ہی حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے آپ کو پھینکا۔ اُس نے ان کو نگل لیا۔

اللہ تعالے مچھلی کی طرف وحی بھیجی کہ نہ ہی اُن کا گوشت کھائے اور نہ ہی ہڈیاں توڑے[1]۔

صَرفی ولُغوی تَحقیق

فَاقْتَرَعُوْا : اِقْتَرَعَ يَقْتَرِعُ اِقْتِرَاعًا (افتعال) قرعہ ڈالنا (صحیح)
فَجَنَحَتْ : جَنَحَ يَجْنَحُ جُنُوحًا (ف) جھکنا (〃 〃)
يَتَخَفَّفُوْنَ : تَخَفَّفَ يَتَخَفَّفُ تَخَفُّفًا (تفعل) ہلکا کرنا (〃 〃)
فَسَاهَمَ : سَاهَمَ يُسَاهِمُ مُسَاهَمَةً (مفاعلة) قرعہ اندازی کرنا (〃 〃)
الْمُدْحَضِيْنَ : اِدْحَضَ يُدْحِضُ اِدْحَاضًا (افعال) گرانا (〃 〃)
تَهْشِمُ : هَشَمَ يَهْشِمُ هَشْمًا (ض) توڑنا (〃 〃)

ساتواں سبق

اللہ تعالے نے اُن کی دُعا کو قبول فرما لیا۔

وہ (یونس علیہ السلام) مچھلی کے پیٹ کی تاریکی، سمندر کے اندھیرے اور رات کی سیاہی میں تھے۔ ایک اندھیرے کے اُوپر دوسرا اندھیرا تھا، کتنا شدید وہ اندھیرا تھا اور سلامتی کتنی دُور تھی۔ وہ وہیں رہے جتنا اللہ نے چاہا۔ پھر انہیں اللہ تعالے نے چند کلمات الہام کئے، جن سے ظلمتیں اور تاریکیاں دُور ہو جاتی ہیں، اور سات آسمانوں کے اُوپر سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے

قرآن کریم کو سنو! جو اس یکتائے روزگار اور عجیب و غریب واقعہ کو بیان کرتا ہے، جس کے اندر مصیبت والے اور پریشان حال آدمی کے لئے اطمینان

[1] یہ عبارت ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں نقل کی ہے۔

کا سامان ہے اور ایسے مصیبت والے اور پریشان حال آدمی کے لئے جس کے اوپر زمین اپنی کشادگی کے باوجود تنگ ہو گئی ہو اور اس کی اپنی جان بھی اس پر تنگ ہو گئی ہو اور اس نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا ہو کہ اللہ تعالے کو چھوڑ کر اس کے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں ہے، بس وہی ہے اور اسی کے پاس ہے۔

"جب مچھلی والے (یونس علیہ السلام اپنی قوم سے) غصّے سے بھڑکے ہوئے چل دیئے پس اس نے گمان کیا کہ ہم ہرگز اُس پر تنگی (گرفت) نہ کریں گے (جب مچھلی نگل گئی) تو اس نے اندھیروں میں پکارا کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو پاک ہے، بیشک میں قصورواروں میں سے تھا۔

پھر ہم نے اس کی دُعا کو قبول کر لیا اور ہم نے ان کو غم سے نجات دے دی اور اسی طرح ہم مؤمنوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

صَرفی ولُغوی تَحقیق

تُبَدِّدُ : بَدَّدَ يُبَدِّدُ تَبْدِيْدًا (تفعیل) بکھیرنا، ہٹانا۔ (مضاعف)
كُرْبَةٌ (ج) كُرُبَاتٌ (مصیبت) مَلْهُوْفٌ : لَهِيْفٌ، مَلْهُوْفٌ (غمگین)
وَتَسْتَنْزِلُ : اِسْتَنْزَلَ يَسْتَنْزِلُ اِسْتِنْزَالًا (استفعال) اتارنا (صحیح)
بَائِسٌ : بَئِسَ يَبْأَسُ بُؤْسًا (س) حاجت مند ہونا (مہموز العین)
بائس (ج) بُؤْس (س) حاجت مند ہونا۔
رَحُبَتْ رَحُبَ يَرْحُبُ رَحْبًا (ک) کشادہ ہونا (صحیح)
ذُوالنُّوْنِ : (حضرت یونس کا لقب) النُّوْنُ (ج) انوان (مچھلی)
سَلْوٰی تسلی
عَيَانٌ کھلم کھلا

www.Bhalli.Info

پہلا سبق

سیدنا زکریا علیہ السلام کا قصہ

(۱) حضرت زکریا علیہ السلام کی نیک بیٹے کے لئے دُعا۔

اللہ تعالٰے کے اپنے بندوں پر احسانات اور ہر چیز پر محیط اس کی قدرت کی نشانیوں کا ایک اور رنگ ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی دُعا میں جو انہوں نے نیک، صالح، پسندیدہ اور متقی بیٹے کے لئے کی۔ تاکہ وہ اُن کا اور آل یعقوب کا جانشین بنے اور اللہ تعالٰے کی طرف دعوت دینے کے لئے کھڑا ہو۔ اور ایسے وقت میں جب وہ کافی بوڑھے ہو گئے تھے اور ہڈیاں بھی کمزور ہو گئی تھیں۔ اور بڑھاپا ان پر چھا گیا تھا اور یہ اُمید ہی ختم ہو گئی تھی کہ ان کی اہلیہ سے اولاد کی امید ہو۔ اللہ تعالٰے نے اُن کی دعا کو قبول فرمایا اور لوگوں کے خیالات جھٹلا دیئے اور پُرانے تجربے ختم کر دیئے۔ اللہ تعالٰے نے اُن کو ایک ہدایت یافتہ فرزند عطا فرمایا بچپن ہی سے عقلمندی، سمجھ داری، حلم و بُردباری اور علم و کتاب میں بہت آگے تھے اور شفقت، نیکی، تقویٰ والدین کے ساتھ حُسنِ سُلوک، نیکی، نرمی اور تواضع یہ آپ کا خاصا تھا۔

اللہ تعالٰے نے حضرت زکریا علیہ السلام کے دل کو مضبوط کر دیا اور اُن کو ایسی نشانیاں دکھلائیں جو اللہ تعالٰے کی وسیع قدرتوں پر نشاندہی کرتی ہے۔

اور یہ بات کہ وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور ان کو اپنی مخلوق اور اس کے اعضاء و جوارح میں اپنا تصرف دکھایا۔ جس کو چاہے متحرک کر دیتا ہے اور جس کو چاہے بیکار کر دیتا ہے اور ان کے لئے یہ بات واضح ہو کر سامنے ہو گئی کہ

پورا کائنات اُس کی مٹھی میں ہے۔ مُردہ چیز سے زندہ چیز کو اور زندہ چیز سے مردہ چیز کو نکال دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے، بے حساب رزق عنایت کرتا ہے

صرفی ولغوی تحقیق

رَضِیٌّ (ج) اَرْضِیَاءُ (خوش) لِیْنُ الْکَنَفِ (نرم مزاج)

وَوَهَنَ وَهَنَ یَهِنُ وَهْنًا (ض) (کمزور ہونا) (مثال واوی)

وَلَجَّ لَجَّ یَلَجُّ لَجَاجًا ولَجَاجَةً (ض) نرم ہونا رچٹنا (مضاعف)

وَخَفَضَ خَفَضَ یَخْفِضُ خَفْضًا (ض) جھکانا (صحیح) خافض الجناح (متواضع)

کَنَفٌ (ج) اَکْنَافٌ (پہلو، بازو) اَلصَّلَاحُ (بہتری)

دوسرا سبق

(۲) عمران کی بیوی کی نذر

ہمارے سردار حضرت زکریا علیہ السلام کے خاندان سے ہی عمران کی بیوی نے نذر مانی اور وہ نیک اور صالح عورت تھیں۔ اللہ تعالٰے سے اور اس کے دین سے محبت رکھتی تھی۔ اگر اللہ تعالٰے نے انہیں بیٹا عنایت فرمایا تو وہ اس کو اللہ کے دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیں گی۔ انہوں نے اللہ تعالٰے سے اس کو قبولیت سے نوازنے اور اس سے اپنے دین اور اپنے بندوں کو نفع پہنچانے کی عرض کی اور یہ بھی درخواست کی کہ وہ اللہ تعالٰے کی طرف بُلانے والے ہوں اور ہدایت کے پیشوا ہوں۔

صرفی ولغوی تحقیق

نَذَرْتُ : نَذَرَ یَنْذُرُ نَذْرًا (ن) منت ماننا (صحیح)

www.Bhalli.Info

اُسْرَةٌ (خاندان) دَاعِيًا (دعوت دینے والا) اِمَامٌ (پیشوا)

تیسرا سبق

کہا کہ میرے رب میں تو لڑکی لے آئی۔

اس نیک عورت نے ایک چیز چاہی اور اللہ تعالےٰ نے دوسری چیز چاہی۔ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی مصلحتوں سے خوب واقف ہے۔ جب وہ لڑکی کو جنم دے گی تو اس پر وہ غمزدہ ہوگی۔ اور اس پر غمگینی طاری رہے گی لیکن پیدا ہونے والی بچی عام بچیوں کی طرح نہ تھی بلکہ وہ زیادہ قوی اور مضبوط تھی عبادت میں۔ تابعداری اور نیکیوں میں بہت سے لڑکوں سے زیادہ پُرعزم تھی اور جب اللہ تعالےٰ نے ایک خصوصی حکمت کی وجہ سے جس کو وہ خوب جانتا تھا۔ یہ چاہا کہ وہ لڑکی ہو۔ نبوت کی ذمہ داری مردوں پر ہی ڈالی جا سکتی ہے۔ بس اللہ تعالےٰ نے یہ مقدر فرما دیا کہ وہ ایک نبی کی ماں ہو جن کی بڑی عزت اور شان ہوگی۔

• جب عمران کی بیوی نے کہا (دورانِ حمل میں) اے میرے رب! میں نے آپ کے لئے اس بچے کی جو میرے پیٹ میں ہے نذر مانی ہے، وہ آزاد رکھا جائے گا۔ سو آپ اس کو میری طرف سے قبول فرمائیے۔ بیشک آپ تو سننے والے اور جاننے والے ہیں۔ جب انھوں نے لڑکی جنی تو (حسرت سے) کہنے لگی: میں نے تو اس حمل کو لڑکی جنا۔ اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے جو اس نے جنی۔ اور وہ لڑکا (جو انہوں نے چاہا تھا) وہ اس لڑکی کے برابر نہیں ہے اور میں نے اس لڑکی کا نام مریم رکھا اور اس کو اور اس کی اولاد کو آپ کی پناہ میں سپرد کرتی ہوں۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَلْكَآبَةُ : كَئِبَ يَكْئَبُ كَآبَةً (س) غمگین ہونا (مهموز العین)

اَلْوَلِيْدَةُ : وَلِيْدَةٌ (ج) وَلَائِدُ (بچی)
بِاَعْبَائِهَا : عِبْأٌ (ج) اَعْبَاءٌ بوجھ
شَانٌ : (شان و شوکت، شرف)
مُحَرَّرًا : (آزاد)
اَلرَّجِيْمِ : (مردود، دھتکارا ہوا)

چوتھا سبق

اللہ تعالےٰ کی خاص نظرِ کرم نیک لڑکی پر

وہ اپنے خاندانی تعلق کی بنا پر حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام کی پرورش اور اللہ تعالےٰ کی نگرانی و حفاظت میں تھیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں بے جگہ اور بے موسم کے پھلوں اور میووں سے نوازتے تھے تاکہ اس میں سے جتنا چاہیں کھائیں اور جتنا چاہیں دوسروں کو دیدیں۔

بس ان (مریم) کو اُن کے رب نے خوب اچھے طور پر قبول فرما لیا اور خوب عمدہ طریقے پر ان کی نشوونما فرمائی اور حضرت زکریا علیہ السلام کو اُن کا سرپرست بنایا۔ سو جب حضرت زکریا علیہ السلام کبھی ان کی عبادت والی جگہ میں تشریف لے جاتے تو اُن کے ہاں کچھ کھانے اور پینے کی چیزیں موجود پاتے اور فرماتے۔ اے مریم! یہ چیزیں تمہارے لئے کہاں سے آتی ہیں۔ وہ فرماتیں کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آئی ہیں۔ بیشک اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق مرحمت فرماتے ہیں۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَوَانِهَا : اَوَانٌ (ج) اٰوِنَةٌ (وقت)
وَكَفَّلَهَا : كَفَّلَ يُكَفِّلُ تَكْفِيْلًا (تفعیل) نان نفقہ کی ذمہ داری لینا (صحیح)

www.Bhalli.Info

پانچواں سبق

رحم فرمانے والے رب کی طرف سے الہام

اللہ تعالٰی نے حضرت زکریا علیہ السلام کو الہام فرمایا اور وہ انتہائی عقلمند سمجھدار اور نبیوں میں سے تھے کہ جو اللہ تعالٰی اس نیک لڑکی جس کے لئے اس کی ماں نے اخلاص کے ساتھ منت مانی تھی اور اسکے لئے دُعا گو ہوئی تھی اور جو خود بھی عبادت کرنے اور تابعداری کرنے میں مخلص تھی۔ بے موسم کے پھلوں سے نواز سکتا ہے۔ وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ وہ ایک نہایت ہی کمزور، بوڑھے اور نحیف شخص کو اولاد سے نوازے جس کی عمر میں زیادتی ہونے اور بیوی کے بانجھ ہونے کی وجہ سے اُمیدیں دم توڑ گئی ہیں۔ اور عام معمول ہی ہے کہ ایسی حالت میں آدمی کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔

ان کے نفس نے جوش مارا اور ان کی ہمت بلند ہوئی اور امید نے انگڑائی لی اور اپنے رب کے ساتھ تعلق پکا ہوا۔ اُن کی زبان سے ایک ایسی دُعا جاری ہوئی کہ اس پر فرشتوں نے آمین کہا۔ اور اُس پر اللہ تعالٰی کی رحمت جوش میں آگئی اور یہ سارے کا سارا (تمام کا تمام) ان کے رحم فرمانے والے رب کیطرف سے الہام اور زبردست جاننے والے کی طرف مقدر تھا۔

اس موقعہ پر حضرت زکریا علیہ السّلام نے اپنے رب کو پکارا اور کہا۔

اے میرے پروردگار! مجھے آپ اپنی طرف سے پاکیزہ اولاد نصیب فرمائے، بیشک تو دعاؤں کو بہت سُننے والا ہے۔

صرفی ولُغوی تحقیق

نَجَاشَتْ : جَاشَ يَجِيْشُ جَيْشًا (ض) جوش میں آنا (اَجوف یائی)

وَعَقُرَ : عَقُرَ يَعْقُرُ عَقَارَةً (ك) (بانجھ ہونا) (صحیح)

وَاشْتَعَشَ : اِنْتَعَشَ يَنْتَعِشُ اِنْتِعَاشًا (افتعال) چست ہونا (صحیح)

طَعَنَ (فی سِنِّهٖ (ف) سن رسیدہ ہونا) **اَلثِّقَةُ** تعلق

چھٹا سبق

بیٹے کی خوش خبری

اللہ تعالٰی نے ان کی دعاء کو قبول فرمایا۔

اور ان کے پاس ایک نیک قریب الولادت بچے کی نوید آئی (اللہ تعالٰی کی طرف سے) انسان جلدی مچانے والا ہے۔ اُنھوں نے اتنی بڑی بات کے وقوع ہونے اور اس کے ظاہر ہونے کے قرب کی نشانی چاہی اور کہا،

"کہ اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی قائم فرما دیجئے۔ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا کہ تم تین دن تک، کے لئے لوگوں سے سوائے اشارہ کے بات چیت نہیں کر سکو گے۔ اور صبح وشام اپنے رب کا بہت زیادہ ذکر و تسبیح کرتے رہیئے"

سو قادر اور مطلق جو چیزوں کی خصوصیات کو ختم کر کے بیان کرنے والی زبان کو اس طرح گونگا کر سکتا ہے کہ وہ ایک لفظ بھی نہ کہہ سکے، وہ اپنی پیدا کردہ چیزوں میں جو خاصیتیں چاہے، عطا فرما سکتا ہے۔ اور وہ طاقت ور جو روک سکتا ہے تو وہ دے بھی سکتا ہے۔

صرفی ولُغوی تحقیق

اَلْبِشَارَةُ : (خوشخبری)

اَمَارَةٌ : (ج) اَمَارَاتٌ (نشانی، علامت)

رَمْزٌ : (ج) رُمُوْزٌ (اشارہ)

www.Bhalli.Info

ساتواں سبق

اللہ تعالٰے کی قدرت اور نشانیاں

اللہ تعالٰے کی قدرت اور نشانیاں اُن کے (حضرت زکریا علیہ السلام کے جسم، گھر اور خاندان میں ظاہر ہوئیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں۔ ان کی طاقت مضبوط ہوگی اور ان کی دعوت رہی، اب یہ قصہ قرآن مجید سے سُنو جو کبھی اس قصہ کو مختصر انداز میں اور کبھی تفصیلاً بیان کرتا ہے۔

اور یاد کیجئے۔ جب حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا۔ اَے میرے رَب! مجھے اکیلا (لاوارث) نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔ اور پھر ہم نے اس کی دُعا کو قبول کرلیا اور ہم نے اُن کو یحییٰؑ عطا کئے اور ہم نے اس کے لئے اس کی بیوی کو درست (قابلِ اَولاد) کردیا۔ بیشک وہ سب نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے۔ اور ہمیں امید اور خوف سے پکارتے تھے اور وہ ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔

صرفی ولغوی تحقیق

وَاشْتَدَّ : اِشْتَدَّ يَشْتَدُّ اِشْتِدَادًا (افتعال) مضبوط ہونا (مضاعف)

اِزْرٌ (قوت، پیٹھ) تَارَةً (کبھی)

طَوْرًا (کبھی) بَرْدٌ (ٹھنڈی)

آٹھواں سبق

حضرت یحییٰ علیہ السلام نبوت کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں

حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوتے ہیں۔ اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان بنتے ہیں اور اپنے عظیم والد کے جانشین ہوتے ہیں۔ دین خالص اور اللہ تعالٰے کی طرف بُلانے کی ذمہ داری اٹھاتے ہیں، ان میں شرافت اور نجابت کے اثرات بچپن ہی سے ظاہر ہوتے ہیں۔ حالتِ لڑکپن میں اپنے شوق سے علم کیطرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور جوانی میں نیکی اور پرہیزگاری کی صفات سے آراستہ ہیں وہ اپنے ساتھیوں میں محبت، شفقت، والدین کی اطاعت میں ایسے ممتاز اور مشہور ہوتے ہیں کہ ان کی طرف انگلیوں سے اشارے کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالٰے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

وَاَے یحییٰؑ! کتاب کو مضبوطی سے تھام لو : اور ہم نے ان کو بچپن ہی سے نبوت اور دانائی دے دی اور اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی عطا کی اور وہ پرہیزگار تھے اور وہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والے تھے اور وہ متکبر اور نافرمان نہ تھے۔ اور سلامتی ہو اُن پر جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وہ فوت ہوں گے اور جس دن زندہ ہوکر اُٹھائے جائیں گے۔

صرفی ولغوی تحقیق

يَضْطَلِعُ : اِضْطَلَعَ يَضْطَلِعُ اِضْطِلَاعًا (افتعال) اُٹھانا (صحیح)

النَّجَابَة : نَجُبَ يَنْجُبُ نَجَابَةً (ک) شریف ہونا (صحیح)

وَيَتَحَلّٰى : تَحَلّٰى يَتَحَلّٰى تَحَلِّيًا (تفعیل) آراستہ ہونا (ناقص یائی)

www.Bhalli.Info

يَنَاقُ : (انگلیوں کے سرے، پورے) فَرِيْقٌ (ساتھی)
عَصِيًّا : (نافرمان) زَكٰوة (پاکیزگی)
اَلْحَنَانُ : (دل کی نرمی)
حَنَّ : حَنَّ يَحِنُّ حَنِيْنًا (علی رض) مہربان ہونا (مضاعف)

سیّدنا عیسٰی ابن مریم کا واقعہ

(۱) خلاف عادت پیش آنیوالا ایک قصّہ

ہمارے سردار حضرت عیسٰی علیہ السّلام کا زمانہ آتا ہے، وہ ہمارے نبی اللہ کے رسُول صلّے اللہ علیہ وسلّم سے پہلے کے آخری رسُول ہیں اور یہ واقعہ ایسا ہے جس سے اللہ تعالےٰ کے زبردست ارادے اور اللہ تعالےٰ کی قدرت مطلقہ اور اللہ تعالےٰ کی دقیق حکمت ظاہر ہوتی ہے - ان کا تمام کا تمام معاملہ خرق عادت (معجزہ) ہے۔ ان کی وِلادت ایسی خلافِ عادت ہوئی کے عقلاء کی عقلیں متحیر ہوگئیں - سائنسی اُصول بے کار ہوگئے اور اس واقعہ پر ایمان اور اس کی تصدیق اس آدمی کے لئے بہت مشکل ہے جو سائنسی اصولوں کو خدا کی طرح مانتا ہو جو نہ معدوم ہوتا ہے۔ اور نہ تبدیل ہوتا ہے اور جو تجربے، مشاہدے، طبّی اور سائنسی احکام کو شریعت کی طرح مانتا ہو جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

اور اللہ تعالےٰ کی اس قدرت سے انجان رہا جو ہر چیز پر محیط اور ہر چیز پر غالب ہے اور اس کے ارادے سے ناواقف رہا جس کے آگے کوئی چیز دیوار نہیں بن سکی ان کا مُعاملہ تو ایسا ہے کہ جب وہ کسی چیز کو چاہتا ہے تو اس کو کہتا ہے کہ ہو جا۔

تو وہ ہو جاتی ہے۔ ہاں اس شخص کے لئے (اس واقعہ پر) ایمان لانا آسان ہے جو اللہ تعالےٰ کو ایسا معبود جانتا ہو جو قدرت والا ہے، ارادہ والا ہے، پیدا کرنے والا ہے، بنانے والا ہے۔ "وہ ہی ہے اللہ جو پیدا کرنے والا ہے۔ وجود میں لانے والا ہے۔ تصویر بنانے والا ہے اس کے لئے اچھے نام ہیں۔ زمین اور آسمان کی ہر چیز اس کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔" اور (اس شخص کے لئے) بنسبت جو پانی اور مٹی سے آدم کی پیدائش کو بغیر ماں باپ کے مان چکا ہو اور تصدیق کرنے کے لئے باپ کے بغیر ماں سے پیدائش زیادہ آسان ہے۔ ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدائش کے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے "بیشک عیسٰیؑ کی مثال اللہ کے ہاں آدم کی طرح ہے ان کو اللہ تعالےٰ نے مٹی سے پیدا کیا پھر اس سے کہا کہ ہو جا، پس وہ ہو گیا۔"

صرفی ولغوی تحقیق

دُوْرٌ (ج) اَدْوَارٌ (دور زمانہ) اَلدَّقِيْقَةُ (باریک)
اَلْحَيْرَانُ حَارَ يَحِيْرُ حَيْرَانًا (ض) حیران ہونا (اجوف یائی)
وَنَسَخَتْ نَسَخَ يَنْسَخُ نَسْخًا (ف) مٹانا، رخم کرنا (صحیح)
نَامُوْسٌ (ج) نوامیس (وحی، راز دار، شریعت) الطبيعة (سائنس)
وَهَانَ هَانَ يَهُوْنُ هَوْنًا (ن) آسان ہونا (اجوف واوی)
اَلْبَارِئُ : بَرَأَ يَبْرَأُ بُرُوْءًا (ف) عدم سے وجود میں لانا (مہموز اللام)
صفت بَارِئٌ : (پیدا کرنے والا)
اَوْجٌ : عُروج - بلندی

۲۔ عجیب کام

ترجمہ : سیدنا عیسٰی علیہ السّلام کا سارا معاملہ عجیب ہے
ان کی پیدائش ایسے وقت میں ہوئی جس وقت میں یونان علوم عقلیہ اور ریاضی میں
پورے عروج پر تھا اور طب کی حکمرانی اور غلبہ تھا۔

صرفی ولغوی تحقیق

عَجَبٌ عجیب / تعجب والا کام — دَوْلَةٌ (ج) دُوَلٌ (حکومت)
اَوْجٌ (عروج /) — صَوْلَةٌ (طاقت کے دبدبے)

۳۔ ظاہری لباب کے سامنے یہود کا جھکاؤ۔

یہود اپنے زمانے کے رائج ہونے والے علوم کے آگے جھک گئے۔
حالانکہ وہ ایسی امت تھے جن میں انبیاء کرام ؑ کثرت سے آئے ہیں۔ روح اور
سائنس سے متعلق چیزوں کا انکار کرتے ان میں مشہور تھا۔ ان کی عادت تھی کہ جو چیز
دیکھتے تو اس کی مادی تفسیر کرتے۔ اُن کے نزدیک کسی شئی کا وجود اور کسی رائے کا ہونا
بغیر کسی سبب کے اور کسی وجہ کے نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی سبب سے سیدنا عیسٰی علیہ السّلام کو جن
معجزات سے نوازا گیا تھا وہ تنگ نظری اور مادی عقل کا علاج تھے۔ وہ وقت کی ضرورت
اور آواز تھے۔

یہود نے ظاہر پر رک جانے اور مغز کے برخلاف چھلکوں سے چمٹے رہے
اور صورتوں سے چپٹے رہتے ہیں۔ بڑی گمراہی سے کام لیا۔
اُنہوں نے مادہ اور خون کی تقدیس اور سامان ومال کی محبت میں غلو سے

کام لیا۔ زندگی پر ٹوٹ پڑے، اُن کے دل سخت ہو گئے۔ ان کی طبیعتیں خشک
ہو گئیں۔ ان کے دل کمزوروں پر نرم نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی وہ فقیروں کے
ساتھ رحم دلی سے پیش آتے تھے۔ اور جس شخص کی رگوں میں یہودیوں کا خون
نہیں ہوتا تھا اس سے جانوروں، کتوں اور بے جان چیزوں جیسا سلوک روا رکھتے
تھے۔ طاقتور لوگوں اور مالداروں کے سامنے دب جاتے اور چھوٹے فقیروں کو دباتے
قدرت کے وقت سخت بن جاتے اور عاجز ہونے کے وقت نرم ہو جاتے۔ ان کے
اندر حقارت اور غلامی کی زندگی نے جو اُنھوں نے فلسطین و شام پر ایک مدت دراز
تک قائم رہنے والی رومی حکومت میں گزاری۔ اُن کے اندر منافقت، فروتنی، حیلے
بہانے، چال بازی اور خفیہ سازشوں کے جال کا سہارا لینا جیسی صفات پیدا کر دی تھیں۔

صَرفی ولغوی تحقیق

اُمَّةٌ (ج) اُمَمٌ (قوم) — عِرْقٌ (ج) عُرُوْقٌ (رگیں)
اَلسِّيَادَةُ : سَادَ يَسُوْدُ سِيَادَةً (ن) غالب ہونا (صحیح)
حَشْرٌ (ج) حشور چھلکا — لُبَابٌ : مغز
اَمْعَنَ : اَمْعَنَ يُمْعِنُ اِمْعَانًا (ف) افعال، غور سے سوچنا (صحیح)
عَنْصَرٌ : (ج) عَنَاصِرُ (اصل مادہ)
وَالتَّشَبُّثُ : تَشَبَّثَ يَتَشَبَّثُ تَشَبُّثًا (تفعل) وابستہ ہونا، چمٹنا (صحیح)
وَقَسَتْ : قَسَا يَقْسُوْ قَسَاوَةً (ن) سخت ہونا (ناقص واوی)
وَجَفَّتْ : جَفَّ يَجِفُّ جَفًّا (ض) خشک ہونا (مضاعف)
يَتَجَبَّرُوْنَ : تَجَبَّرَ يَتَجَبَّرُ تَجَبُّرًا (تفعل) ظالم و سرکش ہونا (صحیح)
وَالْخُشُوْعُ : خَشَعَ يَخْشَعُ خُشُوْعًا (ف) عاجزی کرنا، نیاز کرنا (صحیح)

www.Bhalli.Info

دَهَاء (مکروفریب) مؤامرہ (سازش)

چوتھا سبق

حقارت اور سرکشی

انبیاء کرام کو حقیر سمجھنے، ان سے بے باکی یہاں تک کہ ان کو قتل تک کردینا سود کے معاملے اور دینی تعلیمات کو بےکار سمجھنے نے ان کے اندر سختی اور ظلم، انسانی محبت میں کمزوری جیسے امراض پیدا کردیئے تھے۔ اکثروں کے دل اللہ تعالیٰ کی خالص محبت اور انسان جس کی اصل اور قسم خواہ جیسی بھی ہو اس پر رحمت اور انسانیت احترام سے خالی تھے۔ وہ لوگ خیرخواہی اور مساوات، نیکی اور سخاوت کے معانی تقریباً بھول ہی چکے تھے۔

وہ نبوت اور رسالت پر یقین رکھتے تھے۔ اسلئے کہ ان میں انبیاء کرام کثرت سے گزرے اور ان کے صحیفے ان کی باتوں سے بھرے ہوئے تھے لیکن آخر زمانے میں یہ حالت ہوگئی تھی کہ وہ اسی چیز کو مانتے اور اسی چیز پر ایمان لاتے جو ان کی خواہش کے موافق ہو، ان کی عادات و اخلاق میں مددگار ہوتی۔ اور جو ان پر تنقید کرے اور ان کا محاسبہ کریں اور انہیں صحیح دین اور مسلک حق اور انکی حالت زار کی اصلاح کرنے کی طرف بلائے۔ اس کے دشمن ہوجاتے اور اس سے لڑائی کرتے۔ وہ بہتان لگانے اور اپنی طرف سے بنائے ہوئے جھوٹ اور سچ کو چھپانے اور جھوٹی گواہی دینے میں بڑے نڈر تھے

صرفی و لغوی تحقیق

اَلْاِسْتِخْفَافُ : اِسْتَخَفَّ يَسْتَخِفُّ اِسْتِخْفَافًا (استفعال) حقیر جاننا (مضاعف)

اَلْاَصْلُ وَالْفَصْلُ : آباؤ و اَجداد اور ان کی نسل۔

وَزَخْرَفَتْ : زَخْرَفَ يُزَخْرِفُ زَخْرَفًا (ن) بھرنا، پُر ہونا (صحیح)

صَحِيْفَةٌ : (ج) صَحَائِف (کتابچہ) عَاطِفَةٌ : (ج) عَوَاطِفُ شفقت

وتَجَرَّدَتْ : تَجَرَّدَ يَتَجَرَّدُ تَجَرُّدًا (تفعل) خالی ہونا (صحیح)

عَادُوْا : عَادٰى يُعَادِىْ مُعَادَاةً، مُفَاعَلَةٌ جھگڑا کرنا، دشمنی کرنا (ناقص واوی)

بُهْتٌ (تہمت والزام) زُوْرٌ (جھوٹ)

اَلْمُوَاسَاةُ وَالْمُسَاوَاةُ : (ہمدردی، برابری)

پانچواں سبق

بنی اسرائیل پر اللہ تعالےٰ کا احسان

اور وہ ایسی امت تھے جو اس وقت کی موجودہ امتوں پر عقیدۂ توحید کی وجہ سے ممتاز تھے اور دوسروں پر ان کی فضیلت کا راز بھی یہی تھا اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا:-

"اے بنی اسرائیل! میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور یہ کہ میں نے تمہیں جہان والوں پر فضیلت دی ہے"

چھٹا سبق

احسان کی ناقدری

لیکن ان میں بت پرست مشرک قبائل کے ساتھ اختلاط اور پڑوس کی وجہ سے نیز انبیاء کرام کی تعلیمات کے زمانے کے دور ہونے کی وجہ سے ان میں فاسد عقائد اور جاہلانہ عادات و اطوار گھس آئی تھیں۔

مصر میں انہوں نے بچھڑے کی پوجا کی اور حضرت عزیر علیہ السلام کی عزت اور

www.Bhalli.Info

عظمت میں حد سے تجاوز کر گئے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے بارے میں انسانی حدوں کو بھی پار کر گئے تھے۔ ان میں انتہائی درجے کی برائی آگئی تھی کہ انھوں نے شرک اور بت پرستی جادو اور کفر اور انتہائی غلیظ قبیح کام اللہ تعالیٰ لے بعض انبیاء کی طرف منسوب کئے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے خوف نہیں کیا۔

صرفی ولغوی تحقیق

الوَقَاحَةُ : (برائی) | الشَّنِيعَةُ : (برے کام)
شَعْبٌ : (ج) شُعُوبٌ (قوم) | وَثَنٌ : (ج) اَوْثَانٌ (بت)
تَخَطَّوْا : تَخَطَّى يَتَخَطَّى تَخَطِّيًا (تفعل) چھلانگ لگانا (تجاوز کرنا)

ساتواں سبق

فخر اور اترانا

ان سب باتوں کے باوجود وہ نسب پر بہت اتراتے اور فخر کرتے انہیں خیالوں اور خوابوں پر بہت اعتماد تھا - وہ کہا کرتے تھے کہ ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں اور کہا کرتے تھے کہ ہم کو ہرگز آگ نہیں پکڑے گی۔ مگر چند دن۔

صرفی ولغوی تحقیق

أُمْنِيَةٌ (أَمَانِيُّ) آرزو
حُلُمٌ (ج) أَحْلَامٌ (جھوٹی آرزو) خواب گاہ
مَعْدُودَةٌ (گنتی کے چند دن)

آٹھواں سبق

حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش مشہور حیات اور مشہورات کو چیلنج کرتی ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور اُن کی زندگی، ان کی دعوت اور معیشت ان سب کے لئے ایک چیلنج تھی یہ رائج شدہ محسوسات کے لئے ایک چیلنج تھی۔ لوگوں میں پھیلے ہوئے رواجات کے لئے، ان عادات کے لئے جن کے پیچھے لگ گئے ہوئے ہیں اور رائج شدہ قوانین کے لئے اور ان بلند قدروں کے لئے جن پر بہبود یقین رکھتے تھے۔ ان عادتوں کے لئے جس میں وہ ایک دوسرے سے سبقت کرتے تھے اور اس چیز میں ایک دوسرے سے جنگ کرنے پر آمادہ بھی ہو جاتے تھے۔ ان سب لوگوں کے لئے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ایک چیلنج تھی۔ ان کی پیدائش عام انداز سے مختلف ہوئی۔ اُنھوں نے جھولے میں لوگوں سے گفتگو کی، ایک فقیر اور سب سے کنارہ کشی کرنے والی ماں کی گود میں پرورش پائی، اور ایسی فضا اور ماحول میں زندگی پائی جو طعنوں سے پُر تھی اور جو برائی اور امارت کے نمائش کے اظہار سے دُور تھی۔ وہ غریب لوگوں کے ساتھ بیٹھتے، ان کو کھلاتے اور ان پر شفقت کرتے، غرباء اور کمزوروں کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ پیش آتے۔ امیر اور غریب، حاکم اور محکوم، شرفا اور کمتر لوگوں میں کوئی فرق نہیں کرتے

صرفی ولغوی تحقیق

عُرْفٌ (ج) أَعْرَافٌ (رواج) أَعْرَافٌ شَائِعَةٌ (عام دستور ورواج)
القَوَانِين المَوسُوسَةُ (حکومتی ضابطے)
أَمْثَلُ (ج) مُثُلٌ (حق سے ملتا جلتا طریقہ)

www.Bhalli.Info

اَلْمُثُلُ الْعُلْیَا (اعلیٰ مدرس) حِصْنٌ (ج) اَحْصَان (گوند)
جَوٌّ (ج) اَجْوَاءٌ (فضا، ماحول) قَدَاحٌ (لعنت) وَضِیْعٌ (رذیل، ہلیل)
تَحَدَّیَا تَحَدّٰی یَتَحَدّٰی تَحَدِّیًا (تفاعل) (چیلنج کرنا، مقابلہ کرنا) (صحیح
یَتَنَافَسُوْنَ تَنَافَسَ یَتَنَافَسُ تَنَافُسًا (تفاعل) مقابلہ کرنا (صحیح
مُتَبَتِّلَةٍ : تَبَتَّلَ یَتَبَتَّلُ تَبَتُّلًا (تفعل) شادی نہ کرنا (مضاعف)

نواں سبق

مسیح کے معجزے

اللہ تعالےٰ نے ان کو نبوت اور وحی سے نوازا اور اُن کو انجیل عطا فرمائی اور حضرت جبرائیل علیہ السّلام اور زبردست معجزات کے ذریعے اُن کی مدد فرمائی۔ اللہ تعالےٰ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ذریعے ان بیماریوں کو شفایاب فرمادیتے تھے جن کا علاج کرنے سے اطباء عاجز آجاتے اور وہ اندھوں اور کوڑھیوں کو ٹھیک کر دیتے تھے اور وہ حکم خداوندی کے ذریعے سے مُردوں کو زندہ فرمادیتے تھے وہ لوگوں کے لئے گارے سے پرندے بناتے اور ان میں پھونکتے وہ حکم خداوندی سے زندہ ہو جاتے۔ وہ لوگوں کو جو وہ کھاتے تھے اور وہ جو گھروں میں اپنے لئے جمع رکھتے تھے، اُن کو بتا دیتے تھے وہ ان سب باتوں سے کہ تورات میں بیان کی ہوئی ہیں جو رسولوں کے معجزات اور اللہ تعالےٰ کی قدرت کے واقعات پر دوبارہ اعتماد پیدا کرتے اور ایمان کی تجدید کر دیتے تجربہ اور احساس کی بندگی کو جھٹلاتے سو قدرت الٰہیہ وسعت اور خدائی ارادہ کی قوت کا انکار کرنے والے کھڑے ہو گئے۔ انکار کرنے لگے ۔ وہ اس پر مصر ہو گئے جو وہ یقین رکھتے ہیں اور جس کا انہوں نے مشاہدہ کیا ہوا ہے۔ اس پر کسی نئی بات یا مزید کسی چیز کی گنجائش نہیں ہے۔

صَرفی ولغوی تحقیق

اَلْبَاهِرَةُ : بَهَرَ یَبْهَرُ بَهْرًا (ف) غالب ہونا، فائق ہونا (صحیح
وَیَدَّخِرُوْنَهُ : اِدَّخَرَ یَدَّخِرُ اِدِّخَارًا (افتعال) ذخیرہ کرنا (صحیح

اَلْمَرْضٰی :	(بیماروں)	اَلْاَکْمَهُ (ج) کُمْهٌ	(مادر زاد اندھا)
مُدَاوَاتِهِمْ	(علاج ومعالجہ)	اَلْاَبْرَصُ	برص والا
اَلطِّیْنُ	(مٹی)	طَیْرًا	(پرندہ)

دسواں سبق

اُن کی دینی دعوت اور یہود کا انکار۔

اُنہوں نے (حضرت عیسیٰؑ) ان بہت سی باتوں کو جو یہودیوں کے خیالات میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ اُنہوں نے ان میں غلو کیا تھا۔
نیز یہودیوں نے اللہ تعالےٰ کی جن حلال کردہ چیزوں کو حرام اور حرام کردہ چیزوں کو حلال گردانا ہوا تھا۔ ان کو جھٹلایا اور وہ ان کو (یہودیوں کو) دین کے مغز اور اصل روح اور حقیقت نیز اللہ تعالےٰ سے ایسی محبت جو ہر محبت سے بھاری ہو، انسانیت پر رحم اور اُس کے احترام اور فقیروں کے ساتھ ہمدردی کرنے کی طرف بلاتے تھے۔ وہ ان کو خالص توحید اور مذاہب انبیاء میں داخل ہو جانے والی جاہلی عادات اور عقائد باطلہ کو چھوڑنے کی دعوت دیتے تھے۔

صرفی ولغوی تحقیق

وَغَلَوْا : غَلَا یَغْلُوْ غُلُوًّا (ن) (حد سے بڑھنا) (ناقص واوی)

لُبَابِهِ لُبٌّ (ج) لُبَابٌ	(مغز)	وَالْمُوَاسَاةُ	(ہمدردی)

www.Bhalli.Info

گیارھواں سبق

یہود اُن کے ساتھ لڑائی ٹھان لیتے ہیں۔

یہ تمام باتیں یہودیوں پر بڑی گراں گزری اور اُن کے ساتھ جنگ کی ٹھان لی، اور اُن کو ایک ہی تیر سے مارا۔ تہمتوں اور بہتانوں کی اُن پر بوچھاڑ کر دی اور ان کو بہت ہی بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ ان کی پاکدامن ماں مریم بتول پر طعنے اور تہمتیں لگائیں۔ ان کی سخت مخالفت کی، اُن کے لئے بدمعاشوں کو تیار کیا اور ان راستوں کو بند کر دیا۔

صَرفی ولغوی تحقیق

وَشَقَّ :	شَقَّ يَشُقُّ شَقًّا	(ن)	(تنگ ہونا)	(مُضاعَف)
وَنَصَبُوْا :	نَصَبَ يَنْصُبُ نَصْبًا	(ن)	تیاری کرنا	(صحیح)
رَشَقُوْهُ :	رَشَقَ يَرْشُقُ رَشْقًا	(ن)	تیر مارنا	(" ")
قَوْسٌ (ج) قِسِیٌّ	(کمان)	تُهْمَةٌ (ج) تُهَمٌ	(تہمت)	
وَالقَذَائِفُ قذيفة (ج) قَذَائِفُ	(الزام)	السَّبُّ	(برا کہنا، گالی دینا)	
البَزِیُ	(نقش گری کرنا)	البَتُوْل	(کنواری)	
عَاكَسُوْهُ :	عَاكَسَ يُعَاكِسُ مُعَاكَسَةً	(مُفَاعلة)	مخالفت کرنا	(صحیح)
اَهَاجَ	اَهَاجَ يُهِيْجُ اِهَاجَةً	(افعال)	بھڑکانا	(اجوف یائی)

بارھواں سبق

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا قِصّہ

پھر ان سے چھٹکارا پانے اور ان کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا اللہ تعالےٰ نے اُن کو بچا لیا اور اُن کی تدبیر ان کی طرف ہی پھیر دی اور ان کو (عیسیٰ علیہ السلام) اپنی طرف اُٹھا لیا اور اُن کو عزت دی قرآن مجید میں ان کا قصہ پڑھیئے:۔

'جب فرشتوں نے کہا اَے مریم! بیشک اللہ تعالےٰ تجھے اپنے کلمے کی خوشخبری دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔ دنیا و آخرت میں باآبرو اور مقربین میں سے ہوگا اور لوگوں سے گہوارہ اور پختہ عمر میں باتیں کرے گا اور نیکوکاروں میں سے ہوگا۔

وہ بولی! اَے میرے رَب! میرے ہاں کیسے بیٹا ہوگا جب کہ کسی مرد نے مجھے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ اسی نے کہا۔ اس طرح اللہ تعالےٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے جب وہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کہتا ہے اُس کو "ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے"۔

"اور وہ اس کو سکھائے گا کتاب، دانائی اور توریت اور انجیل"۔

اور بنی اسرائیل کی طرف ایک رسول ہوگا کہ میں تمھاری طرف ایک نشانی کے ساتھ آیا ہوں تمھارے رَب کی طرف سے، مَیں تمھارے لئے گارے سے پرندے جیسی شکل بناتا ہوں۔ پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے پرندہ ہو جاتا ہے اور مَیں اچھا کرتا ہوں مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو۔

اور مَیں اللہ کے حکم سے مُردے کو زندہ کرتا ہوں اور تمھیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو تم ذخیرہ کرتے ہو اپنے گھروں میں۔ بیشک اس میں تمھارے لئے ایک نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔

www.Bhalli.Info

اور میں اپنے سے پہلے والی کتاب توریت کی تصدیق کرنے والا ہوں اور تمہارے لئے بعض وہ چیزیں حلال کردو جو تم پر حرام کی گئی تھیں اور تمہارے پاس ایک نشانی کے ساتھ آیا ہوں تمہارے رب کی طرف سے ۔ سو تم اللہ تعالے سے ڈرو اور میرا کہا مانو ؛

" بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے ، سو تم اس کی عبادت کرو ، یہ سیدھا رستہ ہے "

پھر جب حضرت عیسٰی علیہ السّلام نے معلوم کیا ان سے کفر تو کہا کہ کون ہے اللہ تعالے کی طرف میری مدد کرنے والا ؟ حواریوں نے کہا ، ہم تو اللہ تعالے کی مدد کرنے والے ہیں ، ہم اللہ پر ایمان لائے اور گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں ۔

اے ہمارے رب ! ہم اُن پر ایمان لائے جو تو نے نازل کیا اور ہم نے رسول کی پیروی سو تو ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے ۔

اور انہوں نے مکر کیا اور اللہ تعالے نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ تعالے سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہے ۔

اور جب اللہ تعالے نے کہا اے عیسیٰؑ ! مَیں تجھے قبض کرلوں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور تجھے پاک کردوں گا اُن لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا اور جنھوں نے تیری پیروی کی اُنہیں ان کے اُوپر غالب رکھونگا جنھوں نے کفر کیا قیامت کے دن تک ، پھر تمہیں میری طرف لوٹ کر آنا ہے ۔

" پھر میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا جس کے بارے میں تم اختلاف کرتے تھے ؛

" بس جن لوگوں نے کفر کیا سو اُنہیں سخت عذاب دوں گا ، دنیا اور آخرت میں اور اُن کا کوئی مددگار نہیں ہوگا ؛

اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک کام کئے تو اللہ تعالے اُن کو اُن کا اجر پورا دے گا اور اللہ تعالے ظالموں کو دوست نہیں رکھتا ۔

ہم آپ پر یہ آیتیں اور حکمت والی نصیحت پڑھتے ہیں ۔

بیشک اللہ تعالی کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ کی مثال آدم علیہ السّلام جیسی ہے ، اسے مٹی سے پیدا کیا ۔ پھر کہا اُس کو " ہو جا " سو وہ ہوگیا ۔

" حق آپکے رب کی طرف سے ہے پس شک کرنے والوں سے نہ ہونا "

صرفی ولغوی تحقیق

وَالتَّخَلُّصَ : تَخَلَّصَ يَتَخَلَّصُ تَخَلُّصًا (تفعّل) چھٹکارا حاصل کرنا (صحیح)

وَرَفَعَهُ : رَفَعَ يَرْفَعُ رَفْعًا (ف) بلند کرنا ، اُٹھانا (صحیح)

يُبَشِّرُكَ : بَشَّرَ يُبَشِّرُ تَبْشِيرًا (تفعیل) بشارت دینا (" ")

يَمْسَسْنِي : مَسَّ يَمَسُّ مَسًّا (س) چھونا (مضاعف)

فَانْفُخُ : نَفَخَ يَنْفُخُ نَفْخًا (ن) پھونک مارنا (صحیح)

وَجِيهًا (خوبصورت) اَلْمَهْدُ (گہوارہ)

كَهْلًا (پختہ عمر) اَكْمَهُ (ج) كُمْهٌ (مادرزاد اندھا)

تَدَّخِرُونَ : اِدَّخَرَ يَدَّخِرُ اِدِّخَارًا (افتعال) ذخیرہ کرنا (صحیح)

اَحَسَّ : اَحَسَّ يُحِسُّ اِحْسَاسًا (افعال) محسوس کرنا (مضاعف)

تیرھواں سبق

قرآن مجید میں مذکور اُن کی سیرت اور عادت

اللہ تعالے کے مندرجہ ذیل ارشادات میں اللہ تعالے کی بیان کردہ حضرت

www.Bhalli.Info

عیسٰی علیہ السلام کی سیرت اور عادت پڑھیئے :-

کہا! کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اُس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے، مجھے برکت والا بنایا ہے میں جہاں بھی ہوں اور مجھے نماز و زکوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے جب تک میں زندہ رہوں اور مجھے اپنی والدہ کا فرمانبردار بنایا ہے اور مجھے ظالم اور بدبخت نہیں بنایا اور سلام ہو مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن میں زندہ اُٹھایا جاؤں گا۔

چودھواں سبق

پُرانی کشمکش

حضرت عیسٰی علیہ السلام کو بھی وہی معاملہ پیش آیا جو اُن سے پہلے انبیاءِ کرام کو پیش آیا تھا۔ ان سے رئیس اور مالدار لوگ دُور ہو گئے اور اُن کو امراء اور طاقتور لوگوں نے چھوڑ دیا اور ان کو ان کی (مسیح کی) اطاعت کرنے اور ایمان لانے میں شرم اور عیب محسوس ہوا۔ ان کو اپنی سرداری، لیڈری، امتیاز اور سیادت سے (جن پر وہ پہلے سے تھے) نیچے اُترنا دشوار معلوم ہوا۔ اللہ نے سچ فرمایا :-

اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا پیغمبر نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم تو ان احکام کو ماننے والے نہیں ہیں جو تم کو دے کر بھیجے گئے ہیں اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم لوگ تم سے مال اور اولاد میں زیادہ ہیں اور ہم کو کبھی عذاب نہیں آئے گا۔

صرفی و لغوی تحقیق

فَابْتَعِدُوْا : اِبْتَعَدَ يَبْتَعِدُ اِبْتِعَادًا (افتعال) دور ہونا (صحیح)

وَهَجَرَهٗ : هَجَرَ يَهْجُرُ هَجْرًا (ن) چھوڑنا، قطع تعلق کرنا (صحیح)

غَضَاضَةٌ : غَضَّ يَغُضُّ غَضَاضَةً (ن) پست ہونا (مضاعف)

مُتْرَفُوْهَا : اُتْرِفَ يُتْرَفُ اِتْرَافًا (افعال) خوش حال ہونا (صحیح)

اَلتَّنَازُلُ : (نیچے اُتارنا)

پندرھواں سبق

عام لوگوں اور فقیر لوگوں کا ایمان

جب حضرت عیسٰی علیہ السلام اُن سے ناامید ہو گئے اور ان کے اندر ضد اور کفر کا مشاہدہ کر لیا اور اس بات کو جان لیا کہ جو صاف اور واضح نشانیاں اور زبردست معجزات جن کا یقین خود ان کو بھی ہے جو وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے لے کر آئے ہیں، اس کا اُنہوں نے انکار کر دیا ہے اور وہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں، جھوٹا خیال کرتے ہیں۔ اسلئے نہ تو وہ طاقتور ہیں اور نہ ہی مالدار ہیں۔ اُنہوں نے عوام الناس اور فقراء کی طرف رُخ کر لیا اُن کے دل موم ہو گئے اور اُن کے نفوس پاک ہو گئے۔ اسلئے کہ وہ لوگ اپنے خون پسینے اور دائیں ہاتھ کی محنت سے کمائی کھاتے تھے۔ وہ نسب کے لحاظ سے نہ ایک دوسرے پر فخر کرتے تھے اور نہ ہی عزت اور فخر اور منصب میں ایک دوسرے سے سبقت کرتے تھے ان کے اندر ایک جماعت ایمان لے آئی۔

ان میں دھوبی اور مچھلیاں پکڑنے والے، کاریگر اور پیسوں والے لوگ تھے۔

صرفی و لغوی تحقیق

حَوْلٌ (لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) طاقت (یعنی نہ تو حرکت ہے اور نہ ہی قوت مگر خدا کی معیت سے۔ طَوْلٌ : (قدرت بے نیازی)

www.Bhalli.Info

اَلْعِنَادُ	(سرکشی) ضد	بِجَاہٍ	(عزت)
حِرْفَةٌ	(ج) حِرَفٌ (پیشہ)	مَنْصَبٌ	(عہدہ)
لَانَتْ	لَانَ يَلِيْنُ لِيْنًا (ض) نرم ہونا		(اجوف یائی)

سولھواں سبق

ہم اللہ کے مددگار ہیں

پس وہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام پر ایمان لے آئے اور اُن کے گرد جمع ہو گئے اور اُن کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ دے دیئے اور کہا کہ ہم اللہ کے انصار ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

«پھر جب حضرت عیسٰی علیہ السّلام نے معلوم کیا ان سے کفر کو (تو) کہا کون ہے اللہ تعالےٰ کی طرف میری مدد کرنے والا ؟ حواریوں نے کہا۔ ہم اللہ تعالےٰ کی مدد کرنے والے ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اور گواہ رہیئے کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

اے ہمارے رب ! ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے نازل کیا ہے اور ہم نے رسول کی پیروی کی، سو تو ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے»

صرفی ولغوی تحقیق

اَلْتِفَافُ : اِلْتَفَّ يَلْتَفُّ اِلْتِفَافًا (افتعال) جمع ہونا (مضاعف)

حَوْلَةٌ	(ارگرد)	اَنْصَارٌ	(مددگار)

اَلْحَوَارِيُّوْنَ : حَوَارِيٌّ (ج) حَوَارِيٌّ (حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حواری اور مددگار)

سترھواں سبق

ان کی سیاحت اور دعوت

حضرت عیسٰی علیہ السّلام اپنا زیادہ وقت سیاحت اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں گزارتے وہ بنی اسرائیل کو اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ کرتے اور ان کی بھٹکی ہوئی بھیڑوں کو اُن کے رب اور مالک کی طرف بُلاتے اور ان تبلیغی گشتوں اور اسفار میں مشکلات اور آسانیوں، تنگی اور سہولتوں کا سامنا کرنا پڑتا۔ وہ صبر کے ساتھ اس کو برداشت کرتے اور اس کو شکر سے اپناتے بھوک پر صبر کرتے اور اسی روزی پر اکتفا کرتے جس سے سانس چلتا رہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَلسِّيَاحَةُ	(گھومنا)	اَلضَّالَّةُ	(گمراہ / بھولا ہوا)
اَلْيُسْرُ	(آسانی)	اَلضُّرُّ	(تکلیف)
الضيق	(تنگی)	اَلرَّخَاءُ	(کشادگی)
اَلرَّمَقُ	(بقیہ زندگی)	خرافهم	/ خروف (ج) خِرَافٌ (بکری کا بچہ)
اَلْجَوْلَاتُ	: جَوْلَةٌ (ج) جَوْلَاتٌ (سیر سپاٹا)		

اٹھارھواں سبق

مددگار آسمانی دسترخوان طلب کرتے ہیں۔

حواریین سختی کو برداشت کرنے اور صبر کرنے، قناعت اور زہد کے اس درجے پر نہیں تھے، اور اُن کو تو اُن کی تکالیف کا کچھ حصہ ہی پہنچا تھا تو ان لوگوں نے

www.Bhalli.Info

عیسٰی علیہ السّلام سے طلب کیا کہ وہ اللہ تعالٰے سے مانگیں کہ وہ ان کے لئے آسمان سے دسترخوان اُتارے جس سے وہ کھاتے رہا کریں اور سیر ہوجایا کریں بھوک کے بعد اور تکلیف کے بعد آرام اور نعمت پائیں۔

صرفی ولغوی تحقیق

وَالتَّقَشُّفِ : تَقَشَّفَ يَتَقَشَّفُ تَقَشُّفًا (تفعّل) تنگ گزار ہونا (صحیح)

وَالزَّهَادَةِ : زَهِدَ يَزْهَدُ زُهْدًا (ف) صبر و استقلال کا مظاہرہ کرنا (صحیح)

انیسواں سبق

بے ادبی

لیکن وہ اپنے سوال کرنے میں مؤدب نہیں تھے بس اُنھوں نے کہا۔کیا تمھارا رب ہم پر آسمان سے دسترخوان اُتارنے کی طاقت رکھتا ہے حضرت عیسٰی علیہ السّلام کو اُن کا سوال اچھا نہیں لگا۔

اور ان کو وہ انداز بُرا لگا جس سے اُنہوں نے خطاب کیا تھا۔تمام انبیاءِ کرام اپنی امتوں سے مطالبہ کرتے ہیں غیب پر ایمان لانے کا اور اسی بات کا مکلف بناتے ہیں۔معجزات کھلونے والی چیز نہیں ہے کہ جن سے بچوں کو کھلا کر تسلی دی جائے بلکہ وہ تو اللہ تعالٰے کی نشانیاں ہیں۔جو اللہ تعالٰے جب چاہتا ہے نبیوں کے ہاتھوں سے ظاہر کرتا ہے اور بندوں پر اسکے ذریعے سے اللہ تعالٰے کی حُجت قائم ہوجاتی ہے اور ان کے ظاہر ہونے اور انکار کرنے کے بعد مہلت نہیں ملتی

صرفی ولغوی تحقیق

مِخْرَاقٌ (ج) مَخَارِيْقُ (وہ کپڑا جس کو بچے بٹ کر کھیلا کرتے ہیں

اَلْاُسْلُوْبُ (طریقۂ کار) **مَخَارِيْقُ** (کھلونے)

بیسواں سبق

اپنی قوم کو بُرے انجام سے ڈراؤ۔

اسی وجہ سے حضرت عیسٰی علیہ السّلام کو ان پر ڈر ہوا اور اُن کو بُرے انجام سے ڈرایا اور ان کو اللہ تعالٰے کے امتحان سے روکا کہ وہ اس سے کہیں بلند و برتر ہے۔

تحقیق

وَحَذَّرَهُمْ : حَذَّرَ يُحَذِّرُ تَحْذِيْرًا (تفعیل) ڈرانا (صحیح) **الْعَاقِبَةُ** : (انجام)

اکیسواں سبق

اُن کا اصرار اور ضد

لیکن حواری اپنے سوال پر ڈٹے رہے اور کہا کہ وہ یہ سوال بڑی سنجیدگی کے ساتھ کررہے ہیں، ان کا امتحان کا ارادہ نہیں ہے بلکہ اطمینان چاہتے ہیں اور یہ کہ آنے والی نسلوں کے لئے بطور یادگار رہو۔اور یہ ایسا قصہ ہو جو زمانہ دراز تک روایت کیا جاتا ہے اور بیان کیا جاتا ہے۔بس یہ تو اس دین کی صداقت کی وجہ سے اور سچے حواریوں اور پہلے ایمان لانے والے مؤمنوں کی قدر و منزلت کی دلیل ہوگی۔

تحقیق

تَشَبَّثُوْا : تَشَبَّثَ يَتَشَبَّثُ تَشَبُّثًا (تفعّل) چمٹنا، وابستہ ہونا (صحیح)

يَقْصِدُوْنَ : قَصَدَ يَقْصِدُ قَصْدًا (ض) ارادہ کرنا، نیت کرنا (صحیح)

مَرَّ الْاَيَّامِ : (طولِ مُدت، عرصہ دراز)

www.Bhalli.Info

بائیسواں سبق

قرآن مجید قصہ بیان کرتا ہے۔

قرآن مجید کو یہ واقعہ بیان کرنے دیجیے :-

جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تیرا رب یہ کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے خوان اُتار دے، اُنہوں نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اگر تم مؤمن ہو۔

اُنہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہم جان لیں کہ ہم سے آپ نے سچ کہا ہے۔ اور ہم اس پر گواہ ہیں کہا عیسیٰ ابن مریم نے اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوان اُتار دے کہ ہمارے پہلوؤں اور پچھلوں کے لئے عید ہو اور تیری طرف سے دلیل ہو اور ہمیں روزی دے تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

اللہ نے کہا، بیشک وہ تم پر میں اُتاروں گا پھر اس کے بعد جو تم میں سے ناشکری کریگا تو میں اس کو ایسا عذاب دوں گا جو جہان والوں میں سے کسی کو عذاب نہ دوں گا۔

صَرفی و لُغوی تحقیق

يَسْتَطِيْعُ : اِسْتَطَاعَ يَسْتَطِيْعُ اِسْتِطَاعًا (استفعال) طاقت رکھنا (اجوف واوی)
مَائِدَةٌ (دستر خوان) عِيْدًا (خوشی) اٰيَةً (نشانی)

تئیسواں سبق :

یہود عیسیٰ سے چھٹکارے کی کوشش کرتے ہیں

یہودیوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ ان کی عداوت اور عناد کا پیالہ

بہہ پڑا۔ اور اُنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نجات حاصل کرنے کا تہیہ کر لیا۔ وہ ان کا کیس رُومی حاکم کے پاس لے گئے اور اس سے کہا کہ یہ آدمی بھڑکانے والا ہے اور انار کی پھیلانے والا ہے، ہمارے دین سے گمراہی کی وجہ سے نکل گیا ہے۔

اُنے ہمارے نوجوانوں کو اپنے دام میں کر لیا ہے۔

وہ اس پر عاشق ہو گئے ہیں، ہمارا کام الگ کر دیا ہے، ہمارے عقلمندوں کو بیوقوف بنایا اور ہمارے کام میں آڑے آ گیا ہے۔

صرفی و لغوی تحقیق

وَعِيْلَ صَبْرُهٗ (صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا) كَأْسٌ (ج) كُئُوْسٌ (پیالہ)
ثَائِرٌ (باغی) وَفَاضَتْ : فَاضَ يَفِيْضُ فَيْضًا (ض) بہنا (اجوف واوی)
مَرَقَ مَرَقَ يَمْرُقُ مَرْقًا (ن) نکلا اسم فَوْضَوِيٌّ (انتہا پسند و دہشت گرد)

چوبیسواں سبق

سیاسیوں اور بدلہ لینے والوں کا انداز

وہ حکومت کے لئے خطرے کا باعث ہے وہ کسی نظام کو مانتا ہی نہیں اور نہ ہی وہ کسی قانون کی پابندی کرتا ہے۔

وہ بڑے کو بڑا نہیں گردانتا اور قدیم کو مقدس خیال نہیں کرتا۔ وہ باغی ہے اگر اس کے تیر کو قابو نہیں کیا گیا تو وہ تباہی مچادے گا اور انگارے کو معمولی نہیں جاننا چاہیئے اگرچہ وہ تھوڑی مقدار میں ہی کیوں نہ ہو۔

صرفی و لغوی تحقیق

يَخْضَعُ : خَضَعَ يَخْضَعُ خَضْعًا (ف) جھکنا۔ صحیح

www.Bhalli.Info

يَتَقَيَّدُ : تَقَيَّدَ يَتَقَيَّدُ تَقَيُّدًا (تفعّل) (بیڑی میں ہونا، قید میں ہونا) (صحیح)
يَتَقَاصَمُ : تَقَاصَمَ يَتَقَاصَمُ تَقَاصُمًا (تَفَاعُل) شدت اختیار کرنا (صحیح)
تَسْتَصْغِرُ : اِسْتَصْغَرَ يَسْتَصْغِرُ اِسْتِصْغَارًا (استفعال) چھوٹا سمجھنا (صحیح)

پچیسواں سبق

مکروہ چال

اُن کا بیان مکروفریب سے اَٹا ہوا اور سیاسی رنگ سے رنگا ہوا تھا۔ ان کو معلوم تھا کہ حکام کو نہ تو دینی قصہ اُبھارتا ہے اور نہ ہی بھڑکاتا ہے اور یہ بات تو ان کی سیاست میں تھی کہ یہودیوں کی دینی معاملوں میں مداخلت نہ کی جاتی، اس وجہ سے انہوں نے بیان میں سیاست کا رنگ کا بھر دیا

صَرفی ولُغوی تحقیق

مَمْلُوْءٌ	بھرا ہوا	وَالدَّهَاءُ	فریب
مَصْبُوْغًا	رنگا ہوا	تَهْيِيْجُهُمْ	بھڑکانا

چھبیسواں سبق

مُشکل

اجنبی مُشرِک حاکموں کے لئے یہ بات مُشکل تھی کہ وہ بات کی حقیقت تک پہنچیں اور یہودیوں کی غرض اور مسیح (علیہ السّلام) سے ان کی دشمنی کے سبب سے واقفیت حاصل کریں۔ وہ حکومتی کاموں کی وجہ سے اس کے اہم مشغولیتوں میں تھے مگر یہودیوں کا

اصرار کافی بڑھ گیا، ان کے بار بار آنے نے طول کھینچا تو اُنھوں نے اس کیس سے خلاصی پانے کا جو شہر بھر کا موضوع گفتگو بنا ہوا تھا۔ کا ارادہ کرلیا۔

صَرفی ولُغوی تحقیق

اغراض (م) غرض ۱ **وَسَبَبٌ** (ج) اَسْبَابٌ (وجہ)
شغل شاغل : (اہم مشغولیت)

ستائیسواں سبق

سیّدنا مسیح علیہ السّلام عدالت میں

وہ جمعہ کا دن تھا۔ عصر کے بعد ہفتہ کی شام تھی، یہودی ہفتہ کے دن کچھ نہیں کرتے تھے، اُن کے لئے (یہ دن) چھٹی اور کام سے رُکنے کا تھا۔ بس ان کو اس بات کی لالچ تھی کہ کسی طرح مسیح (علیہ السّلام) کے بارے میں جمعہ کے دن مغرب سے پہلے حکم صادر ہو جائے اور اُن کو آرام نصیب ہو اور پُرسکون نیند سوئیں۔ اور خوش دلی سے صبح کریں اور کوئی پریشان کن بات نہ ہو۔

حاکم اس فیصلے پر بہت بور ہوا۔ اس کو ان میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اور نہ ہی اس میں اس کی رعایا کی مصلحت تھی۔ یہودی فیصلے کو سننے کے لئے جمع ہو گئے۔ اور وہ چیخ اور چلا رہے تھے اور مذاق اُڑا رہے تھے اور پھبتیاں کس رہے تھے اور وقت مختصر تھا اور حاکم پریشان تھے، سُورج غروب ہونے کی طرف مائل تھا۔ اس نے پھانسی دے کر قتل کا فیصلہ دے دیا۔

صرفی ولُغوی تحقیق

مَحْكَمَةٌ (ج) مَحَاكِمُ (کچہری) **هَادِئُ الْبَالِ** (آرام سے سوچنے)

عُطْلَة چھٹی   صَائِح چیخنے والا

يُزْعِجُهُمْ : اَزْعَجَ يُزْعِجُ اِزْعَاجًا (افعال) بے قرار ہونا (صحیح)

اِحْتَشَدَ : اِحْتَشَدَ يَحْتَشِدُ اِحْتِشَادًا (افتعال) جمع ہونا (" ")

مُتَضَائِقٌ : ضَاقَ يَضِيقُ ضَيْقًا (ض) تنگ ہونا (" ")

اٹھائیسواں سبق

اس زمانے کا مجرمانہ قانون

اس وقت کے مجرمانہ قانون کے مطابق ضروری تھا کہ جس کے لٹکانے کے بارے میں فیصلہ صادر کیا جائے وہ شخص ہی اس صلیب کو اُٹھا کر لایا تھا اور پھانسی کا گھاٹ دور تھا جیسا کہ تہذیب یافتہ ملکوں کی عادت رہی ہے رَش بہت زیادہ تھا اور لوگ ایک دوسرے کے اُوپر گر رہے تھے اور سپاہی زیادہ تر ان میں باہر کے لوگ اور ملازم تھے۔ اس کیس میں ان کو کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اسرائیلی ایک دوسرے سے ملتے جُلتے تھے وہ ان کے بارے میں شک میں پڑ جائے، ان میں تمیز کرنی مشکل ہوتی تھی۔ غیروں کی حالت غیروں کی نظر میں۔ شام کا وقت تھا۔ اندھیرا چھا گیا تھا۔ حضرت مسیح علیہ السّلام پر بعض بے وقوف مشتعل ٹوٹ رہے تھے اور دھکم پیل کر رہے تھے، اُنہیں عار دلاتے اُنہیں بُرا بھلا کہتے، ان کو تکلیف دینا اور ان کی توہین کرنا چاہتے تھے۔

صرفی ولغوی تحقیق

بِالشَّنَقِ : شَنَقَ يَشْنُقُ شَنْقًا (ن) پھانسی دینا (صحیح)

اَلْبِلَادُ الْمُتَمَدِّنَة : (تہذیب یافتہ ممالک) جُمُعٌ (ج) جُمُوْعٌ (لوگوں کی جماعت)

حَاشِرًا : حَشَرَ يَحْشُرُ حَشْرًا (ن) جمع کرنا (صحیح)

اَلْاَجَانِبُ : اجنبی (ج) اَجَانِب اجنبی   مُوَظَّفٌ (ج) مُوَظَّفُوْنَ (ملازم)

يَنْهَالُوْنَ : اِنْهَالَ يَنْهَالُ اِنْهِيَالًا (انفعال) گرنا (اجوف یائی) رُوَاقٌ (ج) رُوُقٌ پردہ سائبان

انتیسواں سبق

حضرت عیسیٰؑ تکلیف اُٹھاتے تھے۔

حضرت مسیح علیہ السّلام بہت تھکے ہوئے تھے اور ان کو مشقت اور عدالت میں دیر تک کھڑے رہنے نے ان کو تھکا دیا تھا اور صلیب بھاری تھی۔ اُن کو اس کے اٹھانے کا پابند بنا دیا گیا تھا، وہ تیز تیز نہیں چل سکتے تھے۔

صرفی ولغوی تحقیق

لَاغِبٌ   زَمِيْلٌ (ج) زُمَلَاءُ (ساتھی)

اَضْنَاهُ اَضْنٰى يُضْنِيْ اِضْنَاءً (افعال) لاغر بنا دیا (صحیح)

تیسواں سبق

خُدائی تدبیر

یہاں پر نگران سپاہی نے لکڑی اُٹھا لانے کے لئے ایک اسرائیلی کو کہا۔ وہ اپنے ساتھیوں سے زیادہ غیرت والا اور بے وقوفی کے لحاظ سے سب سے زیادہ بے وقوف اور حضرت مسیح علیہ السّلام کو تکلیف دینے میں سب سے زیادہ لالچی تھا وہ جلدی سے لے آیا۔ تاکہ جلدی ہی کام ختم ہو اور اس تھکا دینے والی ذمہ داری سے چھٹکارا پا لے۔

تحقیق | اَلْمُوَكَّلُ (ذمہ داری)   حَمَاسَةٌ (بخاری)

www.Bhalli.Info

اکتیسواں سبق

لیکن اُن کو مغالطہ ہوا۔

اس طرح یہ جلوس پھانسی گھاٹ کے دروازے تک پہنچ گیا، پھانسی گھاٹ کے سپاہی آگے بڑھے۔ شہری پولیس سے چارج اپنے ہاتھ میں لے لیا انھوں نے صلیب اٹھائے اس جوان کو دیکھا اور شور و غل زیادہ ہوگیا۔ ایک پولیس والے نے صلیب اس نوجوان کے ہاتھ سے لے لی جو کہ صلیب اُٹھائے ہوئے تھا ان کو کوئی شک و شبہ نہ تھا۔ پھانسی کا فیصلہ اسی پر ہوا ہے۔ وہ نوجوان چیخ اور پکار رہا تھا اور اپنی بے گناہی کا اظہار کر رہا تھا کہ اس کا سولی اور فیصلہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کو مذاق میں اور ظلم سے لکڑی اُٹھالانے کو کہا گیا ہے، اس بات کی طرف تو پھانسی والے سپاہی آہی نہیں رہے تھے، وہ اس کی زبان سے بھی انجان تھے، اسلئے کہ وہ رُوم اور یونان سے تھے، جن کی حکومت تھی۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَلْمَوْکِب (جلوس) اَلْمَشْنَق (تختہ دار)

اَلضَّجِیْج ضَجَّ یَضِجُّ ضَجِیْجًا (ض) چیخنا (مضاعف)

اِخْتَلَطَ الْحَابِلُ بِالنَّابِلِ : (معاملہ آپس میں گڈمڈ ہوگیا یا الجھ گیا)

اَلشُّرْطَۃُ الْمَدَنِیُّوْن : (سول پولیس)

بتیسواں سبق

فیصلے کا نفاذ

ہر مجرم اپنے جرم سے نکلنا چاہتا ہے، ہر مجرم چیختا اور چلاتا ہے انہوں نے

اسکو پکڑا اور اس کے اُوپر پھانسی کا قانون نافذ کردیا۔ یہودی دُور دُور کھڑے تھے رات اور اندھیرا تھا اور ان کو یقین تھا کہ حضرت مسیح کو پھانسی دیگئی ہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

صِیَاحٌ (چیخنا) عَوِیْلٌ (چلانا)

تینتیسواں سبق

حضرت عیسٰی علیہ السّلام کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا

جہاں تک حضرت عیسٰی ابن مریم کی بات ہے تو ان کو اللہ تعالٰے نے یہودیوں کے مکر و فریب سے نجات دی اور ان کو نہایت ہی اعزاز کے ساتھ اور پاک حالت میں اپنی طرف اُٹھالیا ان کافروں کے ہاں سے۔

چونتیسواں سبق

قراٰن مجید قصہ بیان کرتا ہے۔

اور یہ اللہ تعالٰے کا قول ہے اور وہ یہودیوں کے بارے میں ہے:۔

"اور اُن کو سزا ملی ان کے کفر پر اور مریم پر بڑا بہتان باندھنے پر اور ان کے یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے قتل کیا اللہ کے رسول عیسٰی ابن مریم کو انھوں نے اس کو قتل نہیں کیا اور انہوں نے اس کو سولی نہیں دی۔ بلکہ ان کے لئے ان جیسی صورت بنادیگئی اور بے شک جو لوگ اس (بارے) میں اختلاف کرتے ہیں۔ وہ البتہ اس بارے میں شک میں ہیں، اٹکل کی پیروی کے سوا انہیں اس کا کوئی علم نہیں ہے۔

اور اس کو انھوں نے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اس کو اللہ تعالٰے نے اپنی طرف اُٹھا لیا اور اللہ تعالٰے غالب حکمت والا ہے۔

اور وہ آسمان میں ہیں جیسے اللہ تعالٰے نے چاہا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ان کی ولادت عجیب، زندگی عجیب، شروع سے لے کر آخر تک تمام کام عجیب اور معجزہ اللہ تعالٰے کی قدرت مطلقہ ثابت کرنے والا تھا۔

پینتیسواں سبق

قیامت کے قریب حضرت عیسٰی ؑ کا نزول

جب اللہ ربُّ العِزّت چاہیں گے وہ آسمان سے اُتریں گے اور جن لوگوں نے یہود و نصارٰے میں اُن کے بارے میں کمی بیشی کی، ان کے اُوپر حجت تمام کریں گے، حق کی مدد کریں گے اور باطل والوں کو مٹا دیں گے جیسا کہ ہمارے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے، اُن کے بارے میں صحیح اور متواتر احادیث آئی ہیں جس پر ہر زمانے کے مسلمانوں نے اعتماد کیا ہے اور اللہ تعالٰے نے سچ فرمایا:۔

اور کوئی شخص اہل کتاب میں سے نہیں ہوگا مگر وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا اُن کی موت سے پہلے اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دیں گے

صرفی ولغوی تحقیق

فَرَّطُوْا : فَرَّطَ يُفَرِّطُ تَفْرِيْطًا (تفعیل) کمی کرنا (صحیح)

: اَفْرَطَ يُفْرِطُ اِفْرَاطًا (افعال) زیادتی کرنا (〃 〃)

وَيَكْبِتُ : كَبَتَ يَكْبِتُ كَبْتًا (ض) رُسوا کرنا (〃 〃)

چھتیسواں سبق

سیّدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی بشارت

حضرت مسیح علیہ السّلام اپنی کمزوری اور حامیوں کی قلت، یہودیوں کی شدید مخالفت اور اُن کی سازش کے باعث اپنی دعوت والا کام مکمل نہیں کر سکے۔ انہوں نے لوگوں کو خدا حافظ کہا اور اپنے رب کے حکم پر چلے اور اپنے بعد لوگوں کو ایک رسول کے آنے کی خوشخبری دی جو اس کو پورا فرمائیں گے۔ جو انہوں نے شروع کیا اور اس کو عام کر دیں گے جو خود انھوں نے خاص کیا۔ بندوں پر اُن کی وجہ سے اللہ تعالٰے کی نعمت پوری ہوگی اور مخلوق پر اس کی حجت قائم ہوگی۔

اور اسی طرح وہ وقت بھی قابل بیان ہے جب کہ عیسٰی ابن مریم نے فرمایا۔ کہ اے بنی اسرائیل! مَیں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ مَیں تصدیق کرنے والا ہوں اس کی جو مجھ سے پہلے تورات میں آچکی ہے اور میرے بعد ایک رسول جو آنے والے ہیں جن کا نام (مبارک) احمد ہوگا۔ مَیں ان کی بشارت دینے والا ہوں۔

صَرفی ولغوی تحقیق

مُهِمَّةٌ : (ج) مُهِمَّاتٌ (مہم) مُحَارَبَةٌ : (شدید مخالفت)

اِمْتَثَلَ : اِمْتَثَلَ يَمْتَثِلُ اِمْتِثَالًا (افتعال) (مثال بیان کرنا) (صحیح)

وَيُعَمِّمُ : عَمَّمَ يُعَمِّمُ تَعْمِيْمًا (تفعیل عام کرنا) (مضاعف کرنا) كَيْدٌ : (مکر و فریب)

يُكْمِلُ : اَكْمَلَ يُكْمِلُ اِكْمَالًا (افعال) مکمل کرنا (صحیح)

www.Bhalli.Info

بیئسواں سبق

خالص توحید سے اُلجھے ہوئے عقیدے کی طرف

تاریخ مذاہب کی عجیب و غریب باتوں سے جس پر آنکھیں آنسو بہاتی اور دل پگھلتے ہیں، وہ یہ ہیں کہ مسیح علیہ السّلام کی دعوت جو توحید خالص، سہل اچھا دین جو ہر پیچیدگی اور اُلجھاؤ، ہر قسم کی تبدیلی اور تاویل سے پاک ہے کی طرف دعوت اور صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت اُسی سے سوال کرنے، اس سے ہی التجا کرنے اور خالص اس سے ہی محبت رکھنے کی دعوت، ایک اُلجھے ہوئے عقیدے اور ایسے فلسفے میں تبدیل ہوگئی جو سمجھ سے بالاتر ہو، اُنکے ماننے والوں نے اس میں بہت ہی زیادہ مبالغہ کیا اور اُن کو اتنا بڑھایا کہ وہ انسانی حدود سے تجاوز کر کے خدائی حدود تک جا پہنچے، اُنہوں نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے" اور کہا" اللہ نے بیٹا بنایا" اور کہا۔ بیشک اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم ہی ہے، اُنہوں نے اُس ذات کو جو بے نیاز ہے" اور وہ جو کسی کی اولاد نہیں ہے اور نہ ہی اُس کی کوئی اولاد ہے۔ اس کو تین ارکان پر مشتمل کر کے ایک ہی خاندان قرار دے دیا۔

ہر کوئی اِن میں خدا ہے ان لوگوں نے کہا، رب، بیٹا اور روح القدس (جبرئیل) اُنہوں نے مریم کے بارے میں وہ عقیدہ رکھا کہ وہ مسیح کی ماں ہیں اور اُن کے ساتھ وہ معاملہ کیا جو اُن میں تقدیس اور عبادت کے درجے تک پہنچا دیتا ہے۔

اُنھوں نے کہا کہ وہ اللہ کی ماں ہیں اور گرجوں میں اُن کی تصویریں اور مورتیاں عام ہوگئیں، عیسائی اُن کے سامنے بڑی عاجزی سے جھکتے اور دُعا کرتے، نذرانے مانتے اور جھکتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کے عقیدہ کو رد کرتے ہوئے اور اُن کے فعل کی مذمت بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔

مسیح ابن مریم صرف ایک پیغمبر ہیں اور کچھ بھی نہیں جن سے پہلے اور بھی پیغمبر گزر چکے ہیں، اُن کی ماں ایک ولیۃ اللہ خاتون ہیں، دونوں ہی کھانا تناول کیا کرتے تھے، دیکھو! ہم ان کے لئے کیسے دلائل بیان کرتے ہیں، پھر دیکھو یہ کیسے اوندھے جاتے ہیں۔ کہہ دیں کیا تم اللہ کے سوا اُسے پوجتے ہو جو تمہارے لئے کسی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہے اور اللہ ہی سُننے والا اور جاننے والا ہے۔

صرفی و لغوی تحقیق

غَرَائِبُ :	(مفرد) غریبۃ (عجیب باتیں)	اَلشَّائِعُ :	(پھیلا ہوا)
غُمُوضٌ :	(پیچیدگی، اُلجھاؤ)	وتعقیدا :	(پیچیدگی)
اَلصَّمَدُ :	(بے نیاز)	اَلتَّقْدِیْسُ :	(بزرگی، پاکی)
کَنِیْسَۃٌ :	(ج) کَنَائِسُ (گرجا گھر)	مُعَقَّدَۃٌ :	(الجھا ہوا)

ذَابَ : ذَابَ یَذُوْبُ ذَوْبًا (ن) پگھلنا (اجوف واوی)

وَاطْرَوْهُ : اَطْرٰی یُطْرِیْ اِطْرَاءً (افعال) حد سے زیادتی کرنا (ناقص یائی)

مُسْتَبْشَعًا : اِسْتَبْشَعَ یَسْتَبْشِعُ اِسْتِبْشَاعًا (استفعال) بے مزہ سمجھنا (صحیح)

یُؤْفَکُوْنَ : اَفَکَ یَفِکُ اِفْکًا (ض) جھوٹ بولنا (مھموز الفاء)

اُنتیسواں سبق

حضرت عیسیٰؑ ایک اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

انہوں نے دوسرے انبیاءِ کرام کی طرح ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف دعوت دی، اُن کا قول انجیل میں موجود ہے اللہ کیلئے لکھا ہوا اپنے معبود کو سجدہ کرو اور اس کی عبادت کرو اور ایک قول اُن کا اور بھی ہے: "صرف اپنے معبود کو سجدہ کرو اور اسی ایک

(اللہ) کی عبادت کرو۔"

اللہ تعالےٰ نے فرمایا :-

"کسی بشر سے یہ بات ہو نہیں سکتی کہ اللہ تعالےٰ اُسے کتاب دے اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں کو کہے کہ تم اللہ تعالےٰ کے بجائے میرے بندے بن جاؤ لیکن (اچاہیئے کہ کہے) کہ تم اللہ والے ہو جاؤ، اسلئے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور تم خود بھی پڑھتے ہو۔

اور نہ وہ تمھیں حکم دے گا کہ تم نبیوں اور فرشتوں کو پروردگار ٹھہراؤ، کیا وہ تم کو حکم دے گا کفر کا، اسکے بعد کہ تم مُسلمان (فرمانبردار) ہو چکے۔

اکتالیسواں سبق

قرآن عیسیٰؑ کی دعوت کی تصریح کرتا ہے

قرآن مجید نے جو اپنے سے پہلے کی کتابوں کی تصدیق اور حفاظت کرتا ہے۔ صاف اور کھلے انداز میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے توحیدِ خالص کے اعلان اور انکی طرف دعوت کو نقل کیا ہے جس پر کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا۔

بیشک وہ کافر ہوئے جنھوں نے کہا تحقیق اللہ وہ ہی ہے مسیح ابن مریمؑ، اور مسیح نے کہا اے بنی اسرائیل! اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو، جو میرا (بھی) رب ہے اور تمھارا (بھی) رب ہے، بیشک جو اللہ تعالےٰ کا شریک ٹھہرلے گا تو تحقیق اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں ہے۔

صرفی ولغوی تحقیق

اَلْمُصَدِّقُ (تصدیق کرنے والی)	اَلْمُهَيْمِنُ (حفاظت کرنے والی)

اُسْلُوْبٌ (طریقہ)	وَمَأْوَاهُ (ٹھکانہ)

چالیسواں سبق

اُن کی دعوت میں توحید کا مقام

اور پیارے اور فصاحت والے انداز میں ہر وہ شخص اس سے لُطف اندوز ہوتا ہے جو توحید کے مقام اور انبیاءِ کرام کی سیرتوں اور اللہ تعالےٰ کی معرفت اس کے سامنے خضوع اور اُس کے خوف سے جو اُس کی طبیعت بن جاتا ہے، واقف ہے۔

مسیح علیہ السلام کو ہرگز عار نہیں ہے کہ وہ اللہ کے بندے ہوں اور نہ مقرب فرشتوں کو عار ہے اور جو کوئی اللہ تعالےٰ کی بندگی سے عار کرے اور تکبر کرے تو وہ عنقریب ان کو اپنے پاس جمع کرے گا سب کو۔

پھر جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کئے وہ اُنہیں اُن کے اجر پورے پورے دے گا اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دے گا اور جن لوگوں نے بندگی کو عار سمجھا اور تکبر کیا تو وہ اُن کو دردناک عذاب دیگا اور وہ اپنے لئے اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہیں پائیں گے۔

اکتالیسواں سبق

قیامت کے مناظر میں سے ایک دلکش منظر

قرآنِ مجید نے اپنے صحیح اور معجزانہ اُسلوب میں قیامت کے منظروں میں سے ایک دلکش منظر کی تصویر کشی کی ہے جو کہ کچھ لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اپنی طرف سے کہا اور جس طرح کا معاملہ کیا۔ اس سے وہ اپنی برأت کا اظہار کریں گے اور وہ اپنی دعوت کی فصاحت پوری قوت اور سچائی کے ساتھ بیان

کریں گے اور وہ اس معاملہ میں اپنی اُمت کے غلو کرنے والوں کی مذمت کریں گے اور یہ کہ وہ (غلو کرنے والے) تنہا ہی اس جُرم کے ذمہ دار ہیں۔ قرآن مجید کو پڑھیئے اور اس منظر کی شان و شوکت کا اندازہ لگائیے۔

اور جب اللہ نے کہا۔ اَے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ تعالےٰ کے سوا معبود ٹھہرالو، انھوں نے کہا کہ تُو پاک ہے۔ میرے لئے تو ایسی بات کہنا لائق نہیں جس کا مجھے حق نہیں ہے۔ اگر مَیں نے یہ کہا ہوتا تو تجھے اس کا ضرور علم ہوتا۔ آپ جانتے ہیں جو میرے دل میں ہے اور مَیں نہیں جانتا جو آپ کو معلوم ہے، بیشک آپ تو چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والے ہیں۔ مَیں نے ان کو نہیں کہا، مگر صرف وہ جس کا آپ نے مجھ کو حکم دیا کہ تم اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رَب ہے اور جب تک کہ مَیں اُن کے درمیان رہا تو اُن پر باخبر تھا اور پھر جب آپ نے مجھ کو اُٹھا لیا تو آپ اُن پر نگران تھے اور آپ تو ہر چیز سے باخبر ہیں۔

اگر آپ انہیں عذاب دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں، اگر آپ معاف فرما دیں اُن کو تو آپ غالب اور حکمت والے ہیں۔

اللہ نے فرمایا کہ یہ دن ہے کہ سچوں کو نفع دے گا ان کا سچ۔ ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ راضی ہوا اُن سے اور وہ راضی ہوئے اس سے، یہ بڑی کامیابی ہے

اللہ کے لئے بادشاہت ہے آسمانوں کی اور زمینوں کی اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے۔

صَرفی و لُغوی تحَقیق

صَوَّرَ	تصویر بنانا	بلاغته	فصاحت

إِعْجَازَهُ	اعجاز	مَشْهَدًا	جماؤ
يَتَبَرَّأُ	برأت	اَلرَّائِعَةُ	
يُوَضِّحُ	صفائی، وضاحت	يُدَايِنُ	قرض لینا
اَلْغُلَاةُ	حد سے تجاوز کرنا	اَلْجَرِيمَةُ	جرم
وَاسْتَشْعِرُوْا	شعار بنانا		
وَرَوْعَةٌ	رَاعَ يَرُوْعُ رَوْعَةً (ن) تعجب میں ڈالنا		(اجوف واوی)

بیالسواں سبق

اُلجھے ہوئے عقیدے سے عام بُت پرستی کی طرف

مسیحیت کے دعویدار خود ہی اپنی ذاتی خواہش پر یورپ منتقل ہوگئے اس لئے کہ مسیحؑ نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا، اُنہوں نے خود ہی اس کی تصریح کی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کی گمراہ ہوئی بھیڑوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ ان کے اندر سے بت پرستی شروع ہوگئی تھی۔ وہ تھوڑیوں تک اس میں غرق ہوگئے تھے۔ یونانی لوگ بُت پرست تھے، انھوں نے اللہ تعالےٰ کی صفات کو مختلف معبودوں کی شکل میں متصوّر کرلیا تھا۔ اُن کی مُورتیاں بنا ڈالیں اور اُن کے لئے عبادت گاہیں بنا ڈالیں، رزق کا خدا علیحدہ ہے، رحمت کا خدا علیحدہ ہے اور قہر کا خدا الگ ہے رُومی بُت پرستی اور خرافات میں شرابور تھے۔ بُت پرستی ان کے خون اور گوشت میں رچ بس گئی تھی، اور بُت پرستی سے ان کا تعلق رُوح اور خون کا تھا۔ رُوم والے بہت سارے معبودوں کی عبادت کرتے تھے۔ عیسائیت جب ان تک پہنچی اور ۳۰۶ء میں بڑا قسطنطین عیسائی ہوگیا۔ وہ نئے دین سے چمٹ گیا اور اس کی تعمیر کی اور اُس کو حکومت کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔

www.Bhalli.Info

توعیسائی مذہب رُومی تقلید، فلسفہ یونانی اور بُت پرستی سے بہت کچھ حاصل کرنے لگا اور دھیرے دھیرے اسکے نزدیک ہوتا گیا اور تعلیمات نبوی کی اصل نے اس کی ترقی، کشائش اور غیرتِ توحیدی ختم ہوتی چلی گئی، اسکے اندر بعض منافقین داخل ہو گئے۔

اُنہوں نے اسکے اندر اپنے عقائد اور بُت پرستی کے شوق کو جگہ دی اس سے ایک جدید دین نمودار ہو گیا۔ جس میں عیسائیت اور بُت پرستی کا ایک جیسا ملاپ صاف ظاہر ہوتا ہے، اس طرح حملہ آور اور فاتح عیسائیت اس راستے سے ہٹ کر چل پڑی جس راستے پر مسیح چلے تھے اور اُس کی دعوت دی تھی۔

اور عیسائیت اس راہی کی طرح ہو گئی جو بغیر جانے یا جان بوجھ کر رات کے اندھیرے میں راستے سے بھٹک گیا ہو۔ ایسا شخص اپنے سفر مسلسل ایسے راستے میں کرتا رہتا ہے جس کا اول آخر ملا ہوا نہیں ہوتا اور اسی باریک حکمت اور نکتہ کی وجہ جس کو وہ ہی جان سکتا ہے جس نے تاریخ کا مطالعہ کیا ہو، اس دین کا اللہ تعالیٰ نے ان کو گمراہی کے ساتھ موصوف کیا ہے جس طرح یہودیوں کو مغضوبیت کے ساتھ موصوف کیا ہے۔ مسلمانوں کی زبان سے کہا: ہم کو سیدھے راستے پر چلا؛ ان لوگوں کے راستے پر جس پر تو نے احسان فرمایا۔ نہ کہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر غصہ ہوا اور نہ گمراہوں کے راستہ پر۔

اس میں یورپ کی المناک داستان ہے۔ اس میں انسانیت کی المناک داستان ہے جس کی قیادت یورپ نے ایک لمبے عرصے اور ابھی تک یورپ اس پر مسلط اور حکمران ہے اور اللہ پہلے بھی ہے اور بعد میں بھی۔

صَرفی ولغوی تحقیق

تَنِیَّةٌ سَاخِرَةٌ (کھلی ہوئی بُت پرستی) دَافِعٌ (داعیہ سلیب)

مَعَابِدُ: (مفرد) مَعْبَد (عبادت گاہ) عَرِیْقَةٌ: (اصل)

هَیَاکِلُ: هَیْکَلٌ (ج) هَیَاکِلُ (عبادت گاہ) (ایک خاص بلند عمارت)

ذِقْنٌ (ج) اَذْقَانٌ (ٹھوڑی) مَاسَاةٌ: حادثہ، المیہ

اِحْتَضَنَ اِحْتَضَنَ یَحْتَضِنُ اِحْتِضَانًا (افتعال) سینے سے لگانا (صحیح)

www.Bhalli.Info